گلزارِ سُنّت

شائع کردہ

مرکز احیاءِ سُنّت مسجد بلال دیوبند ۲۴۷۵۵۴

گلزارِ سُنّت

شائع کردہ

مرکز احیاءِ سُنّت مسجد بلال دیوبند ۲۴۷۵۵۴

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام کتاب :- ـــــــــــ گلزار سنّت

مؤلف :- ـــــــــــ محدّث اعظم حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحب رح

ناشر :- ـــــــــــ مرکز احیاء سنّت، دیوبند

تعداد :- ـــــــــــ

مطبوعہ :- ـــــــــــ ربّانی انٹرپرائزز

قیمت :- ـــــــــــ

شائع کردہ :-

مرکز احیاء سُنّت، مسجد بلال دیوبند ۲۴۷۵۵۴

مؤلف گلزار سنّت

قدوۃ العلماء زبدۃ العارفین خزینۂ علم وعمل مجسمہ زہد تقویٰ محدث اعظم حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی عرب و عجم اور یورپ و ایشیا میں اسی طرح جانی پہچانی ہوئی ہے جس طرح دن چڑھے کا سورج۔

حضرت میاں صاحبؒ اس خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کے تمام آباؤ اجداد سلسلہ در سلسلہ صاحب کشف و کرامات بزرگ ہوتے چلے آئے ہیں آپ سیّدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے خاندان اور ان کی پسری اولاد سے ہیں، آپ حسنی اور حسینی سیّد تھے آپ کے چہرے سے انوار سیادت ٹپکتے تھے آپ مادر زاد ولی تھے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ سے آپ کے بارے میں استفسار کیا تو حضرت تھانویؒ نے ارشاد فرمایا۔

کتابیں تو ہم نے میاں صاحب سے زیادہ پڑھی اور لکھی

ہوں گی لیکن بزرگی میں اہم ان کی جوتیوں کی خاک تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ اولیاء اللہ کے ایسے خاندان سے ہیں کہ اس خاندان میں ہمیشہ ولی اللہ پیدا ہوتے رہے ہیں، اور میاں صاحب مادرزاد ولی ہیں ان کی برابری کون کرسکتا ہے۔

حضرت میاں صاحبؒ ۸ شوال ۱۲۹۴ھ بروز شنبہ بعد عشاء مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۷۷ء کو عالم ظہور میں آئے آپ کا تاریخی نام مختار احمد عرفی نام میم شاہ اصل نام سیّد اصغر حسین اور نانا صاحب سیّد محمد عبداللہ شاہ عرف میاں جی منّا شاہ صاحبؒ (موسس دارالعلوم دیوبند) کا تجویز کردہ نام فرخ سیر ہے آپ کے والد ماجد کا نام سیّد محمد حسن شاہ صاحب ہے جو دیوبند کے فارسی کے ماہر عالم تھے، حضرت میاں صاحب کی بسم اللہ آپ کے نانا میاں جی منا شاہ صاحب نے کرائی قرآن کریم میاں جی صاحب نے پڑھایا اردو فارسی کی تعلیم آپ نے اپنے والد صاحب سے حاصل کی پھر دارالعلوم میں داخل ہوکر فارسی کی تکمیل مولانا محمد یسین صاحب (والد ماجد مفتی شفیع صاحبؒ)

اور مولانا منظور احمد صاحبؒ کی، ۱۳۱۰ھ میں فارسی سے فراغت کے بعد شعبۂ عربی میں داخل ہوئے اور تکمیل درس نظامی کی آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی نقشبندیؒ حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمیؒ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی وغیرہم ہیں، ۱۳۲۰ھ میں علوم عربیہ کی تکمیل سے فارغ ہوکر آپ دارالعلوم دیوبند میں ایک سال چند ماہ تک دفتری کام کرتے رہے اس کے بعد ۱۳۲۱ھ میں آپ کو جونپور مدرسہ مسجد اٹالہ میں صدر مدرس بنا کر بھیج دیا گیا وہاں ۱۳۲۷ھ تک برابر دینی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے پھر ۱۳۲۷ھ میں حضرت شیخ الہند کی طلبی پر دوبارہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے آئے اور درس وتدریس کے ساتھ ماہنامہ القاسم کی ایڈیٹری بھی فرماتے رہے اسباق میں پابندیٔ اوقات آپ کی بلند پایہ خصوصیات میں سے ہے چنانچہ ۱۳۵۴ھ میں آپ کی جوان العمر صاحبزادی کا انتقال ہوا اور آپ نے نہایت صبر وشکر کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور نماز فجر پڑھ کر تجہیز وتکفین کا کام اپنے صاحبزادوں کے سپرد کرکے

سبق پڑھانے کے لئے مدرسہ تشریف لائے اور حسب دستور وقت مقررہ تک سبق پڑھایا اور سبق کے بعد طلباء سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرائی جنازہ تیار ہونے پر شریک جنازہ ہو گئے جنازہ کی نماز حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ سے پڑھوائی۔

آپ بیعت حضرت شاہ عبداللہ عرف میاں جی مناشاہ صاحبؒ سے ہیں جو آپ کے مربی ہیں اور آپ کے والد حضرت شاہ محمد حسن میاں صاحب کے حقیقی ماموں ہیں جو بڑے مستجاب الدعوات کاملین میں سے تھے، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت دارالعلوم دیوبند کی بنیاد میں پہلی اینٹ یعنی سنگ بنیاد رکھنے کا مسئلہ آیا تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتویؒ نے ارشاد فرمایا کہ پہلی اینٹ وہ رکھے گا جس کے دل میں کبھی گناہ صغیرہ کا ارادہ نہ ہوا ہو اور فوراً ہی حضرت میاں جی مناشاہؒ کا نام پیش کر دیا جس کو سب ہی حضرات پسند کیا اور دارالعلوم جیسی مقدس عمارت کے سنگ بنیاد کی پہلی اینٹ آپ ہی کے دست مبارک

سے رکھوائی گئی جس کے آثار قبولیت ظاہر ہیں، ارواح ثلثہ ص۲۳۔
ارشادات حکیم الاسلام ص۴۳، اکابر علماء دیوبند ص۱۱۲۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے میاں جی صاحب سے گناہ تو درکنار مدۃ العمر کبھی گناہ کا وسوسہ تک بھی دل میں نہیں گذرا، بہرحال حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب نے سلوک کے منازل ان ہی بزرگ کی صحبت میں رہ کر طے کئے ہیں اجازت بیعت وخلافت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بھی ہے جس کو حضرت منّا شاہؒ نے حضرت حاجی صاحبؒ کہہ کر حاصل کیا تھا پھر ۱۳۱۰ھ میں حضرت منّا شاہ صاحبؒ نے اپنے وصال سے ایک دن قبل آپ کو اجازت بیعت وخلافت عطا فرمائی۔

حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحبؒ نے تین حج کیئے لیکن اس شان سے کہ اپنی آمد اور روانگی صیغہ راز میں رکھتے تھے پہلا حج حاجی امداد اللہ صاحب کے قیام کے زمانہ میں ادا کیا اور بہت دن حاجی صاحبؒ کی صحبت میں رہ کر گذارے دوسرا حج ۱۳۴۵ھ میں اور تیسرا ۱۳۵۰ھ میں ادا کیا۔

آپ کی تصانیف میں فتاویٰ محمدی، فقہ حدیث ، اذان واقامت، حیات خضرؑ ، مولوی معنوی سوانح مولانا رومؒ، سوانح امام ابوحنیفہ، دست غیب، گلزار سنّت، نیک بیویاں، حیات شیخ الہند۔ مفید الوارثین، میراث المسلمین، علم الاولین، سراجی پر حاشیہ۔ الورد الشذی شرح جامع ترمذی، ہدایۃ متقین، ارشاد النبی، افعال النبی۔ خواب شیریں تعبیر نامہ خواب۔ ناقابل اعتبار روایات وغیرہ آپ کا علمی شاہکار ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا سیّد اصغر حسین صاحبؒ جو حضرت میاں صاحب کے لقب سے مشہور تھے دارالعلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے استاذ تھے ان سے ابوداؤد شریف پڑھنے والے برصغیر میں ہزاروں علماء ہونگے علوم قرآن کے بہت بڑے ماہر اور بہت عظیم محدث جملہ علوم وفنون کے بہت بڑے محقق مگر بہت کم گو حدیث کے درس میں نہایت مختصر مگر جامع تقریر ایسی ہوتی تھی کہ حدیث کا مفہوم دل میں اتر جائے اور شبہات خود بخود کافور ہو جائیں بہرحال اپنے وقت کے عظیم محدث

مفسر، فقیہ اور عارف و کامل صاحب کشف و کرامات شیخ کامل تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک سنت کے عامل تھے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت اہتمام کرتے تھے جب آپ نے گلزار سنّت لکھی تو حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بے حد پسند فرمائی اور اپنے مریدین سے فرماتے کہ گلزار سنّت کو پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ آپ نے تمام زندگی درس و تدریس اور تبلیغ و اصلاح میں گذاری آپ کے مریدین کی تعداد تو ہزاروں ہیں جب کہ آپ مرید بہت کم کرتے تھے لیکن یہ بات مشہور ہے کہ انسانوں سے زیادہ آپ سے جنات مرید ہیں آپ بہت بڑے عامل بھی تھے تعویذ لینے والوں اور دعا کیلئے آنیوالوں کیلئے عصر کے بعد کا وقت مقرر تھا ہزاروں دیوبند اور باہر سے آنے والے عصر کے بعد جمع ہو جاتے تھے بہت سے لوگ طلباء علماء صرف زیارت اور ملاقات کیلئے حاضر ہوتے تھے غرض علم سے عمل سے دعاء سے ہر طرح سے منبع فیوض برکات تھے۔

آپ کا سفر گجرات کا بہت ہوتا تھا اور زیادہ گجرات سے تعلق تھا رمضان المبارک زیادہ تر راندھیر ضلع سورت میں گذارتے تھے

طبیعت علیل تھی اس سال راندھیر میں زیادہ قیام فرمایا، ۲۲ محرم بروز پیر اپنے مخصوص حضرات کو بعد نماز فجر بلایا اور یہ وصیت فرمائی کہ دنیا سے سب کو جانا ہے اگر میرا انتقال ہو جائے تو کچھ انتظار کی ضرورت نہیں فوراً غسل دے کر کفن میرے ساتھ ہے اس کو پہنا کر نماز پڑھ کر عام قبرستان میں دفن کر دینا نماز جنازہ حافظ محمد صالح صاحب (جو وہاں کے ایک بزرگ تھے) پڑھا دیں گے۔ اسی روز ایک بجے آپ نے فرمایا اب ہم جاتے ہیں اور کلمہ طیب پڑھا اور اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، دوشنبہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۴۵ء کو وصال فرمایا۔

آپ کے بہت سے خلفاء بھی بنگال، پنجاب، گجرات، یوپی وغیرہ میں تھے اکثر وفات پا چکے لیکن سلسلہ فیوض برکات اصلاح تبلیغ کا بفضل تعالیٰ جاری ہے۔

آپ کے خلفاء میں صرف آپ کے خادم خاص آپ کے بڑے پوتے جو آپ کے جانشین ہیں مولانا سیّد جلیل حسین میاں صاحب بحالت

پیری بفضل تعالیٰ موجود ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی نبی الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(ڈاکٹر) سید جمیل حسین نبیرہ حضرت میاں صاحبؒ

عارف باللہ حضرت مولانا سید اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ کی

وصیّت

میں اپنے احباب سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ ہر سنّت کا پورا پورا اہتمام رکھیں اور کسی سنّت کو خواہ وہ کتنی بھی چھوٹی سی ہو معمولی نہ سمجھیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنّت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

مجدد ملّت محی السنّت مفکر ملّت قاطع بدعت عاشق رسول
صلے اللہ علیہ وسلم شیخ سلیمان مغلیہ نقشبندی مجددی کے

فیوض و برکات

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم واصحابہ وازواجہ واتباعہ اجمعین

الحمدللہ ایک ایسے بزرگ کی صحبت و شفقت نصیب ہوئی کہ جس کے دل میں عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم موجزن ہے اور عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شعلے بھڑک رہے ہیں جو ہر وقت عشق و مستی میں سرشار ہیں اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی دعوت تبلیغ و تلقین پر انوار روح کو تڑپانے اور قلب کو گرمانے والی مجالس جس میں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور احیاء سنّت درود و سلام والہانہ اور عاشقانہ انداز میں آپ کا بیان گویا انوار کی بارش ہو رہی ہے اور زمین و آسمان سرمست جھوم رہے ہیں یہی آپ کا پیغام ہے اور یہی سعی بے پناہ ہے کہ امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم متبع سنت ہو کر اللہ تعالےٰ کو خوش کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

"اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امّت سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تعالےٰ تم کو محبوب بنالے گا اور تمہارے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے"

یہ وہ بزرگ ہیں جس کا ہر ہر فعل سنّت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے خلوت میں جلوت میں ایک ہی فکر اور تڑپ ہے کہ کوئی سنّت رسول صلے اللہ علیہ وسلم چھوٹ نہ جائے ان ہی بزرگ شیدائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت احیاء سنت نے میرے دل میں ایک جذبہ اور داعیہ پیدا کیا اور ان ہی کی اجازت سے میں نے مرکز احیاء سنّت کے نام سے ایک ادارہ قائم کر دیا جس کا مقصد صرف اتباع رسول احیاء سنّت اور درود سلام کی دعوت ہے، ہمیں اس کی بے پایاں مسرت و خوشی ہے کہ ان ہی بزرگ قطب العارفین سراج السالکین عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم محیٔ السنت مجدد ملت مفکر امّت حضرت الحاج شاہ سلیمان مغلیہ نقشبندی مجددی نے اس ادارہ کی سرپرستی

قبول فرمالی ان ہی کے ارشاد کے مطابق ہم اس ادارہ مرکز احیاء سنّت سے چہل حدیث درود وسلام مرتبہ عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور بلند پایہ بزرگ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدنی مدظلہ بڑی تعداد میں شائع کر چکے ہیں، اب یہ کتاب گلزار سنّت دوسری شائع کر رہے ہیں جو میرے جد امجد محیٔ السنّت عارف باللہ عالم ربانی حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحب محدث دارالعلوم دیوبند کی تصنیفات میں سے ہے اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی پسند فرمودہ ہے حضرت شیخ الہندؒ اپنے مریدین کو اس کتاب گلزار سنّت کو پڑھنے اور عمل کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ یہ کتاب بہت مرتبہ ہندوستان اور پاکستان میں شائع ہو چکی اور بہت مقبول ہے اردو میں سنّت پر سب سے پہلی کتاب ہے اس کے بعد کی سنّت پر جو کتابیں شائع ہوئی ہیں اسی کی نقل ہیں اب ہم اس کتاب کو نئے انداز سے شائع کر رہے ہیں مضامین سب حضرت مصنف کتاب میاں صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اس کو بھی بڑی تعداد میں شائع کر رہے ہیں یہ سرپرست ادارہ حضرت شیخ سلیمان مغلیہ نقشبندی مجددی کے فیوض و برکات ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا بزرگ مقدس سرپرست ادارہ کے درجات مزید بلند فرمائے اور آپ کی ذات بابرکات سے مزید فیوض و برکات کا نزول فرمائے اور مخلوق خدا کو آپ کے فیوض و برکات سے فیض یاب فرمائے اور امت مسلمہ کو اس کتاب کے پڑھنے اور سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور اپنے حبیب پاک سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت سے ہمارے قلوب کو منور فرمائے اور ہماری اس کاوش کو مقبول فرما کر ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

فقیر سراپا تقصیر

سید جلیل حسین (میاں صاحب)

اویسی قادری نقشبندی مجددی چشتی دیوبند

اتباعِ سُنّت

قرآن کریم کی بے شمار نصوص اور احادیث صحیح شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی سنتوں کا اتباع ہی انسان کی مکمل اصلاح کا نسخہ اکسیر اور دنیا و آخرت کی ہر کامیابی کا ضامن ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط۔

(سورۂ احزاب)

تم لوگوں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ط

(سورۂ حشر)

اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور لوگوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ ہر دور ہر حال میں عبادات و معاملات و معاشرت و عادات میں اس نمونے

کے مطابق خود بھی اپنی زندگی بنائیں اور دوسروں کو بھی ایسی ہی زندگی بنانے کی فکر کریں لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کا یہی مطلب ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور شمائل ایک حیثیت سے عملی قرآن ہے۔

اب یہ بات اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے واضح ہے کہ دین دنیا کی فلاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی عادات وسنن کی اتباع پر موقوف ہے جو صرف نماز روزہ اور دیگر عبادات کی حد تک نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے اخلاق وعادات معاشرت ومعاملات سب پر حاوی ہے۔

اس لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہر معاملہ میں ضروری ہے اور اسی میں فلاح دارین ہے اور انسان کی کامیابی آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی اسی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ (بیان القرآن)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ (الاحزاب)	جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔ (بیان القرآن)

اور قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (سورۂ نساء)	اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدّیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ (بیان القرآن)

اور اللہ جل شانہ کا پاک ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ	(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ محبت رکھتے ہو تو

اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم۔ (آل عمران)

تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنیوالے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔ (بیان القرآن)

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کو اپنی محبت کے لیے علامت قرار دیا۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اسی آیت کی تفسیر میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ میرا اتباع کرو نیک کاموں میں تقویٰ میں تواضع میں اور اپنے نفس کو ذلیل سمجھنے میں۔

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اتباعِ سنّت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتباعِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنتوں کی اتباع کس درجہ اہمیت رکھتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور آپ کے مبارک طریقہ پر چلنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے سب گناہ

معاف فرما دیتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی اس لیے یہی سعادت مندی ہے کہ انسان بدعات سے بالکلیہ اجتناب اور پرہیز کرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کے ساتھ آپ کی سنّت کی اتباع کرے اور اپنے اوپر لازم کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بنے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رفیق اور انبیاء شہدا صلحا کے ساتھ جنت میں رہے اور سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرے اور یہ بات واضح ہے جس قدر قرب آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرے گا اسی قدر اللہ جلّ شانہٗ کا قرب حاصل ہوگا گویا اتباع سنت ہی روح عبادت اور حاصل بندگی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَا یؤمن احدکم — تم میں سے کسی کا بھی ایمان کامل نہیں
حتیٰ یکون ھواہ — ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اسکے
تبعا لما جئت بہ — تابع نہ بن جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔

من تمسّک بسنّتی عند فساد — جس نے میری امت میں فساد کے

امتی فلہ اجر مائۃ شہید — وقت میری ایک سنّت اختیار کی اسکے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

مشکوٰۃ شریف ہی میں ایک اور حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

ومن احبّ سنتی فقد احبّنی کان معی فی الجنّۃ۔ — جس نے میری سنت سے محبت کی۔ (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس نے مجھ سے محبت کی اور مجھ سے محبت کریگا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے۔

من حفظ سنتی اکرمہ اللہ باربع خصال المحبۃ فی القلوب البرۃ والھیبۃ فی القلوب الفجرۃ والسعۃ فی الرزق والثقۃ فی الدّین — جس نے میری سنت کی حفاظت کی (یعنی اس کو مضبوط پکڑا اور اس پر عمل کیا) تو خدا تعالیٰ چار باتوں سے اس کی تکریم کریگا (۱) نیک لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا فرمائے گا (۲) فاجر اور بدکار لوگوں کے دلوں میں اسکی ہیبت ڈالدیگا (۳) رزق فراخ کر دیگا (۴) دین میں پختگی نصیب فرمائیگا

(شرح شرعۃ الاسلام سید علی زادہ)

٭ ٭ ٭

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا ارشاد ہے۔

ان السنۃ مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق۔

سنت کی مثال نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کے مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا (گمراہی سے) بچ گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا (یعنی سنت کو چھوڑ دیا) تو وہ غرق ہو گیا یعنی گمراہ ہو گیا۔

⁂ ⁂ ⁂

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمٰن تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار آپ کے فضل سے کرتا ہوں پھر میں نے کہا اے رب مجھے اسلام پر موت نصیب فرمانا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وعلی السنۃ اسلام کے ساتھ سنت پر موت آئے اس کی بھی دعاء اور تمنا کرو۔

(تلبیس ابلیس)

سُنّت کی اہمیت حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں

حضرت محبوب سبحانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک بزرگ چشتیہ سلسلہ کے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ کو کئی سال سے نسبت حق میں قبض تھا آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قبض کی شکایت کی تو حضرت خواجہ صاحب کی توجہ و دعا سے میری حالت قبض بسط سے بدل گئی آپ بھی کچھ توجہ فرمائیں کیونکہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اپنے تمام خلفاء اور مریدین کو آپ کے حوالے کر دیا ہے تو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میرے پاس تو اتباعِ سنت کے سوا کچھ نہیں یہ سنتے ہی ان بزرگ پر حال طاری ہوا اور کثرت نسبت اور قوت باطنی کے اثرات سے سرہند شریف کی زمین جنبش کرنے لگی حضرت امام ربانی نے ایک خادم سے فرمایا کہ طاق میں سے مسواک اٹھا لاؤ آپ نے مسواک کو زمین پر پٹک دیا اُسی وقت زمین ساکن ہو گئی اور ان بزرگ کی کیفیت جذبی بھی جاتی رہی اس کے بعد آپ نے ان بزرگ سے فرمایا کہ تمہاری

کرامت سے سرہند کی زمین جنبش میں آگئی اور اگر یہ فقیر دعا کرے تو انشاء اللہ سرہند شریف کے مُردے زندہ ہو جائیں لیکن میں تمہاری اس کرامت سے اور اپنی اس کرامت سے کہ سرہند کے مردے زندہ ہو جائیں وضو میں بطریق سنت مسواک کرنا بدرجہا افضل جانتا ہوں۔

(دیباچہ در لاثانی شاہ محمد ہدایت علی جے پوری)

اللہ تعالیٰ پوری امت کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی عطا فرمائے اور دین پر استقامت نصیب فرمائے شرک و بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ آمین۔ بحرمۃ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ اصحابہ واہل بیتہ واہل طاعتہ اجمعین۔

فقیر سراپا تقصیر

سید جلیل حسین حسنی الحسینی نقشبندی دیوبند

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

حصہ اوّل

افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

عارف باللہ عالم ربّانی حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب نور اللہ مرقدہ

محدث دار العلوم دیوبند

خلیفہ و مجاز سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ معین الدین پور نوی بہرسوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وثنا ہے اس خالق کو جس نے فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو پیروی کرو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کی۔ فرمایا حضرت ہمارے نے کہ جس نے میری تابعداری کی وہ داخل ہوا جنت میں، اور جس نے انکار کیا پیروی اور تابعداری سے وہ داخل ہوا دوزخ میں۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

پس اے مسلمانو! ضرور ہے کہ ہر ایک بات میں آپ کی تابعداری کی جاوے۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے اسی طرح کرنا چاہیئے، کبھی کسی سنّت کو کمتر اور چھوٹا نہ سمجھنا چاہیئے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں ہے چھوٹی سے چھوٹی سنّت پر عمل کرنا بہتر ہے بڑے بڑے کاموں سے۔ دیکھو غریبوں کے لئے کیسی آسانی فرمادی خدا تعالیٰ نے کہ جن کو طاقت نہیں بڑے بڑے ثواب کے کاموں کی، اور مقدور نہیں، ان کو چاہیئے کہ عمل کریں طریقہ سنت نبی کے اوپر، تو ملے گا ان کو ثواب زیادہ پُل بنانے اور مدرسہ بنانے اور کنواں بنانے سے۔ جب معلوم ہوئی یہ بات تو ضرور ہے مسلمان بھائیوں کو واقف ہونا اوپر طریقہ سنت نبی پیغمبر کے۔ سلام ہو

اللہ کا ان پر۔ اس لئے ارادہ کیا بندۂ عاجز نے کہ طریقے سنت کے لکھے حدیث شریف کی معتبر کتابوں سے۔ پس جمع کیا ان کو صحیح بخاری اور مسلم شریف و ترمذی وغیرہ سے۔ اور نام رکھا طریقۂ رسول اور طریقۂ سنت۔ تاکہ مسلمان لوگ راہ سنت کی پاویں۔ اور عمل ان پر کر کے بڑے بڑے درجے جنت میں حاصل فرماویں۔ اب ہر ایک کام کی سنت تھوڑی تھوڑی بیان کی جاتی ہے۔ نہایت خیال کے ساتھ ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

باب اوّل طریقۂ سنّت واسطے صبح کو جاگنے اور کام میں لگنے

طریقہ۔ جب صبح کو جاگو تو تین دفعہ الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ کہو اور کلمہ شریف پڑھو اور یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَلَمْ یُمْسِکْھَا فِیْ مَنَامِیْ۔ [1]

سُنّت ۲۔ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو تین دفعہ دھولو۔

سُنّت ۳۔ اگر فرصت ہو تو صبح کی نماز کے بعد سورج ایک بانس [2] بلند ہونے

---

[1] یا صبح اٹھنے کی دوسری کوئی مسنون دعا پڑھ لے۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

[2] جس کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد تقریباً ۱۵، ۲۰ منٹ کے بعد شروع ہوتا ہے۔

تک بیٹھا رہے، جس جگہ نماز صبح کی ادا کی تھی۔ اور کرتا رہے ذکر خدا تعالیٰ کا۔ پھر دو رکعت نفل یا چار رکعت پڑھ کر اٹھے، پاوے گا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

طریقہ۔۲۔ اور پھر کسی حلال روزی کے شغل میں لگ جاوے۔ اور تمام دن نمازیں وقت پر پڑھتا رہے، تو لکھا جاوے گا یہ تمام دن عبادت میں۔

سُنّت ۴۔ جس آدمی کو فرصت دے خدا تعالےٰ اس کو چاہیئے کہ دوپہر کو لیٹ جاوے تھوڑی دیر کے لئے، یہ ضرور نہیں کہ سووے، بلکہ لیٹ جانا کافی ہے اگرچہ نہ آوے نیند اس کو۔

باب دوسرا۔ رات کے طریقۂ سنّت کا

سُنّت اطفال۔ جب شام ہو جاوے اس وقت سے روک لو اطفال کو یعنی بچوں کو باہر نہ نکلنے دو۔ اس واسطے وارد ہوا ہے حدیث میں کہ "اس وقت پھیلتا ہے لشکر شیطان کا۔

سُنّت مکان۔ جب رات کو عشاء کی نماز کے بعد گھر میں آؤ تو دروازہ گھر کا بند کر لو، زنجیر، کواڑ یا پٹی سے۔

سنتِ گفتگو۔ عشاء کے بعد طرح طرح کے قصّے کہانی مت کہو، کہ ایسا نہ ہو کہ صبح کی نماز ہو جاوے قضاء، بلکہ سونا چاہیئے۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں اگر سناوے نصیحت کی باتیں، یا ذکر نیک بندوں انبیاء اولیاء کا، اسی طرح کوئی پیشہ والا کرے کام اپنا بعد عشاء کی نماز کے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

سُنّت چراغ۔ جب رات کو سونے لگو تب چراغ گل کر دو، جلتا نہ رہنے دو کہ اس میں بڑا اندیشہ ہے۔ دیکھو ثواب سنت کا بھی ہوگا، اور حفاظت رہے گی۔ اسی طرح آگ جو چولہے میں ہو دبا دو، مٹی سے اور راکھ سے، اور کھلی نہ چھوڑو۔

ف۔ مکروہ ہے حقّہ نزدیک تمام علماء کے، کیونکہ بدبو پیدا کرتا ہے منہ میں، پس بہتر ہے کہ چھوڑ دو پینا اس کا۔ اور لاچار ہو تم کہ چھوڑ نہیں سکتے تو چاہیئے کہ تازہ کرو اور دھوتے رہو دن میں کئی بار، تاکہ نہ نجس ہو جاوے پانی اس کا۔ اور نہ سڑ جاوے پانی۔ پس حرام ہے پینا ایسے حقّہ کا۔ پھر چاہیئے حقّہ والوں کو بوقت سونے کے دُور کریں اپنے سے حقہ کو اور مسواک کریں، اور منہ کو دھو کر سوویں، حقہ پیتے ہوئے نہ سوویں، کہ نقصان ہے اس میں بہت جان کا بھی اور دین کا بھی۔ کیا تم نے نہیں سنا حال ان لوگوں کا جو جل گئے اسی حقہ کے شوق میں اور یاد رکھو یہ بات کہ بہت کام کی ہے

یہ، اور غفلت کو چھوڑ دو۔ [1]

سُنّت برتن۔ اور سونے سے پہلے تمام برتنوں کو ڈھانپ دو، اور کھلا نہ رہنے دو کوئی برتن، اثر ہوتا ہے اس سے وبا کا، اور راہ پاتا ہے شیطان۔ اور یاد رکھو کہ اگر برتن کے چھپانے اور ڈھانکنے کے لئے اور کچھ بھی نہ ملے تو لو ایک لکڑی اور بسم اللہ کہہ کر رکھ دو برتن پر۔ کافی ہے یہی ساتھ فرمان واجب الاطاعۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔

سُنّت بستر۔ سونے سے پہلے جھاڑو بستر کو کپڑے سے اور جھاڑو ساتھ کنارہ تہبند کے تو بہت ہی ثواب پاؤ گے کہ یہ مضمون ہے حدیث کا، اور طریقہ ہے سنت کا۔ فدا ہو جان اور مال ہمارا اوپر طریقہ سنّت کے اے اللہ زندہ رکھ ہم کو اوپر طریقہ سنت کے۔ اور ملا تو ہم کو ساتھ نیک کاروں کے۔

سُنّتِ خواب۔ اور جب ارادہ کرو تم خواب یعنی سونے کا تو پڑھو کسی قدر سورتیں قرآن شریف کی۔ پڑھو آیۃ الکرسی اور چاروں قل [2] اور الحمد شریف

---

[1] اور یہی طریقہ منہ کی صفائی کا سگریٹ پینے والوں کے لئے بھی ہے۔

[2] چاروں قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر دے۔

اور درود شریف۔ اور اگر زیادہ نہ ہو تم سے تو ایک دو سورت[1] ضرور پڑھو۔ کہ سبب ہے یہ نیک بختی دنیا اور آخرت کا۔ اور خواب میں کوئی بات نظر آوے[2] تو پڑھو اعوذ باللہ اور بدل دو کروٹ۔ اور جس کو مفصل حال دیکھنا ہو خواب کا، نیند میں ڈر جانے کا، تو وہ ہمارا رسالہ "تعبیر صادق"، یعنی خواب نامہ حدیث شریف ملاحظہ کرے کہ پاوے گا اس میں فائدہ بہت، اور بہتر ہے کہ پڑھے پہلے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اور کلمہ شریف اور سووے باوضو ہو کر۔ اور باقی بیان صبح کو جاگنے اور کام میں لگنے کا گذرا ہے قریب۔

باب بیان میں سُنّت پینے اور کھانے کے

سُنّتِ ید۔ یعنی ہاتھ دھونے کی سنّت بہت باعث ثواب کی ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد کھانے کے مستحب اور مسنون ہے دھونا ہاتھ کا۔

سُنّتِ دسترخوان۔ سنت ہے کوئی دسترخوان کپڑے کا، یا کوئی کپڑا

---

[1] سورۃ الم سجدہ" اور سورۃ تبارک الذی" بھی رات کو پڑھنا وارد ہے اور حضرت شیخ الحدیث کے معمولات میں سے ہے۔ [2] یعنی ناگوار بات۔

رومال بچھا کر کھائے۔ اور اگر دسترخوان چمڑے کا ہو تو بہت ہی عمدہ اور مسنون ہے۔

سُنّتِ بسم اللہ کی بڑی ضروری سنت ہے۔ اگر بسم اللہ کر کے نہیں کھایا تو شریک ہو جاتا ہے شیطان، اور بے برکت ہو جاتا ہے کھانا۔ پس اگر نہ یاد رہا شروع میں، تو کہے بسم اللہ جس وقت کہ یاد آوے، کہ اس سے پھر برکت آتی ہے کھانے میں۔

سُنت شریک۔ اگر کئی آدمی ساتھ کھانے والے ہوں، تو لازم ہے ہر ایک کو کہ اپنے آگے سے کھاوے۔ اور اگر ہیں کئی قسم کی چیزیں ملی ہوئی، تو جائز ہے ہر ایک کو کہ جس طرف سے کھاوے، اور جو شخص تنہا کھاتا ہے، سنت ہے اس کے واسطے بھی یہی کہ بیچ میں سے نہ کھاوے، بلکہ کنارہ پر سے کھاوے، اس لئے کہ نازل ہوتی ہے برکت بیچ میں۔

سُنّتِ جلوس۔ یعنی بیٹھنے کی سنّت یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھے یعنی اوکڑو بیٹھ کر کھانا کھاوے۔ یا ایک پاؤں بچھائے رکھے اور ایک کو کھڑا رکھے[1] اور کھانے کے واسطے مربع بیٹھنا یعنی چوک

---

[1] اور دوزانوں بیٹھ کر کھانا کھانا بھی سنّت ہے۔

مار کر کھانا بھی نہیں چاہیئے بلا ضرورت کے۔ کذا فی الاربعین۔

سُنّتِ ہاتھ۔ داہنا ہاتھ لگانا چاہیئے واسطے کھانے اور پینے کے۔ اور اگر عادت پڑ گئی ہو دوسرے ہاتھ سے کھانے کی تو چھوڑ دے اس کو۔ اور شروع کرے کھانا ساتھ داہنے ہاتھ کے۔ اور چاہیئے کہ بعد کھانا کھانے کے جو کچھ دانہ گرا ہو اس کو اٹھا کر کھالے۔ اور انگشت یعنی انگلیاں اپنی چاٹ لے کہ بہت بڑا ثواب ہے اس میں۔

سُنّتِ لقمہ۔ اگر کسی کے پاس سے لقمہ اس کا گر گیا تو چاہیئے کہ صاف کر کے اس کو کھالیوے۔ اور نہ چھوڑے اس کو واسطے شیطان کے۔

سُنّتِ سرکہ۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ نہیں محتاج سالن کا۔ سنت ہے کھانا سرکہ کا۔

سُنّتِ غلّہ۔ سنت ہے گندم میں ملاوے کسی قدر جَو۔ مثلاً کھاتا ہے خالص گندم تو چاہیئے کہ ملاوے پانچ سیر میں آدھ سیر، پاؤ سیر جَو، تاکہ حاصل ہو ثواب سنت کا۔

سُنّتِ گوشت۔ سنت ہے گوشت کا کھانا۔ فرمایا حضرت نبی جی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سردار کھانوں کا دنیا و آخرت میں گوشت ہے۔

سُنّتِ برتن۔ چاہیئے کہ صاف کرلے برتن کو اور چاٹ لے۔ اگر ادا

کریگا اس سنت کو تو پاوے گا ثواب بے حد اور مغفرت کی دعا کریگا واسطے اس کے پیالہ اور برتن۔

سُنّتِ شکر۔ اور چاہیئے کہ بعد کھانے کے اول کرلے شکر مولا اپنے کا اور کہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا[1]

سُنّتِ شربت۔ یعنی پینے کی سنّت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں لے کر پیوے۔ اور ایک سانس سے پیتا ہوا نہ چلا جاوے بلکہ چاہیئے کہ دم لے کر تین سانس میں پیوے اور شکر بجالاوے۔

طریقہ۔ اور چاہیئے کہ کھانے میں عیب نہ نکالے اور بُرا نہ کہے۔ اگر نہ خوش آوے اس کو تو چھوڑ دے کہ یہی عادت تھی حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

سُنّتِ دوسری۔ کسی چیز کو پینے کی یہ ہے کہ بیٹھ کر پیوے کہ مکروہ ہے

---

[1] ایک اور دعا حدیث میں وارد ہے جس سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ، اور اگر کسی کے یہاں دعوت کھانا ہو تو اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا پڑھے۔

کھڑے ہو کر پینا مگر پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا، ان کو کھڑے ہو کر پینا مسنون ہے۔

باب بیان میں سنتوں لباس اور کپڑوں کے

سُنّت رنگ۔ محبوب تھا حضرت کو ہمارے سفید رنگ کا کپڑا اور ثابت ہوا ہے آپ سے پہننا سیاہ رنگ کا بھی۔

سنّت عمامہ۔ مستحب ہے سیاہ عمامہ[1] یعنی صافہ باندھنا۔ اور شملہ اس کا مسنون ہے ایک ہاتھ کی مقدار اور زیادہ اس سے[2]

سُنّت پہننے کی۔ مسنون ہے کہ دائیں طرف سے پہنے کپڑے کو، اور دائیں پاؤں میں پہنے جوتہ پہلے۔

سنتِ جدید۔ یعنی نئے کپڑے کی سنّت یہ ہے کہ اس کو پہن کر یہ دعا

---

[1] اور سفید بھی ثابت ہے

[2] حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے فضائل نبوی تحریر فرمایا ہے کہ عمامہ باندھنا سنت مستمرہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے عمامہ باندھا کرو، اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے [3] اگر میت کو کفن میں پہلے بائیں طرف سے لپیٹا جائیگا اور اسکے اوپر دایاں پلڑا۔

پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانَا ھٰذَا۔

سُنّت تہبند۔ کی یہ ہے کہ لنگی اور تہبند اور پاجامہ ٹخنے سے اوپر رہے نیچے ہرگز نہ لٹکاوے۔ نہایت سخت غصہ ہوتا ہے اس فعل سے اللہ جل جلالہ، اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکانے والے کے واسطے جو تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکاوے کہ نہیں نظر کرے گا اللہ تعالےٰ رحمت کی اس شخص پر۔

سُنّت ٹوپی۔ سنت ہے کہ رکھے نیچے عمامہ اور صافہ کے ٹوپی۔ پس جس نے باندھا صافہ بغیر ٹوپی کے، اس نے خلاف کیا سنّت کے۔ اور جس نے باندھا صافہ بغیر ٹوپی کے، اور کھلا رہا سر اس کا تو مکروہ ہوگی اس کی نماز، یاد رکھو ان معتبر مسائل کو نفع دیں گے دنیا اور آخرت میں۔

سُنّت لنگی۔ سنت یہ ہے کہ لنگی کو اوپر طریقہ تہبند کے باندھو۔ تاکہ ادا ہو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور حاصل ہو ثواب بے حد تم کو۔ اور فرق رہے تمہارے لباس اور کافروں کے لباس میں۔

سُنّت تکیہ مسنون ہے وہ تکیہ کہ بھری ہو اس کے اندر چھال کسی درخت

لہ البتہ ستر کا ڈھانکنا زیادہ اہم ہے اسلئے جس کو ستر کھلنے کا اندیشہ ہو وہ سلی ہوئی لنگی باندھے۔

کی اور اگر بھرے چھال کھجور کے درخت کی تو بہت زیادہ بہتر ہے۔

سُنّت ضروری ۔ واسطے عورتوں کے یہ ہے کہ پہنیں ایسا کپڑا کہ جس کی آستین ہاتھ تک آجائے۔ اور جو عورتیں پہنتی ہیں کرتا ایسا کہ آستین اس کی آدھے ہاتھ یعنی کہنی تک ہوتی ہے تو وہ گنہگار ہوتی ہیں سخت۔ اور ضرور ہے کہ نہ پہنیں ایسا کپڑا کہ جس میں بدن نظر آوے[1] اور نہ ایسا باریک کپڑا کہ بدن اس میں سے نظر آوے۔ کیونکہ ایسی عورتیں اٹھائی جاویں گی قیامت میں اور نہ ہوگا واسطے ان کے لباس۔ یہی مضمون فرمایا ہے حدیث میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے مسلمانو سنا دو یہ ضروری مسئلے اپنے گھر کی عورتوں کو۔

سُنّت انگشتری ۔ انگوٹھی کی سنت یہ ہے مرد کے واسطے کہ ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی نہ پہنے، اور سونے کی انگوٹھی بالکل حرام ہے مردوں کے واسطے، ہرگز ہرگز نہ پہنیں۔ بہت لوگوں کو دیکھا ہم نے پہنتے ہیں انگوٹھیاں بہت زیادہ وزن دار۔ بلکہ دو دو چار چار۔ پس ان کو چھوڑنا چاہیئے۔ یہ شعار، کہ اصل زیور زینت ہے واسطے عورتوں کے

---

[1] یعنی بدن کی بناوٹ نظر آوے۔

اور نہیں جائز ہے مرد کو انگوٹھی جو زیادہ ہو ساڑھے چار ماشہ سے۔

سُنّتِ بال۔ جس شخص کے سر پر ہوں بال، اس کو چاہیئے کہ کبھی کبھی ان کو دھویا کرے، اور کنگھا کرتا رہے[1]۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ہر روز نہ کرے کنگھا سر میں اور ڈاڑھی میں، بلکہ کرے تیسرے روز، یعنی چھوڑ دیا کرے کبھی کبھی کوئی دن خالی۔

سُنّتِ خضاب۔ اور چاہیئے کہ جس کے بال سفید ہوں داڑھی کے، وہ کرے خضاب ساتھ مہندی اور نیل کے۔ نہ کرے بالکل سیاہ خضاب، کہ یہ مکروہ ہے۔

سُنّتِ مونچھ اور ڈاڑھی۔ مسنون ہے کہ نہ بڑھاوے مونچھ[2] اور مسنون[3] ہے کہ بڑھاوے ڈاڑھی۔ اور ہرگز کم نہ کرے ایک قبضہ یعنی ایک مٹھی سے۔

---

[1] اور سر اور ڈاڑھی کو تیل لگانا بھی اس طرح مسنون ہے کہ پہلے بھوؤں کو لگائے پھر ڈاڑھی کو۔ (از خصائل نبوی) [2] لبوں کو کاٹ لے تو مونچھوں کا رکھنا اور سبالین کا بڑھانا جائز ہے

[3] مسنون کا مطلب یہ ہے کہ حدیث پاک سے اس کا واجب ہونا ثابت ہے جبھی تو ایک مشت سے کم کرنا سخت حرام ہے۔ اس موضوع پر حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا رسالہ ڈاڑھی کا وجوب دیکھا جاسکتا ہے۔

اور سخت حرام ہے کٹوانا اور منڈوانا ڈاڑھی کا۔ بچاوے اس سے اللہ ہر مسلمان کو۔

سنتِ مہندی۔ سُنّت ہے عورتوں کو لگانا مہندی کا۔ یہ مضمون ہے بڑی پختہ حدیث کا، جو ہے مذکور ابوداؤد شریف میں۔

سُنّتِ سرمہ۔ مسنون ہے سرمہ لگانا مرد کو بھی اور عورت کو بھی، اور مسنون ہے لگاوے رات کو ہر آنکھ میں تین تین سلائی۔ یہی روایت مذکور ہے ترمذی شریف میں۔

سُنّتِ حجامت۔ اور مسنون ہے کہ رکھے بال تمام سر پر، یا مونڈے تمام سر کے بال، اور تھوڑے بال ایک طرف کے منڈوانا اور ایک طرف کے باقی رکھنا یہ بہت حرام ہے۔ ضرور بچنا چاہیئے اس سے اے مسلمانو۔

باب بیان میں نکاح کی سُنّت اور شادی وغیرہ کے

سُنّتِ نکاح۔ یہ ہے کہ ہو اوپر طریقہ سادگی کے، اور نہ ہو زیادہ تکلف اور بہت سامان اس میں۔

سُنّتِ یوم۔ یعنی مسنون دن واسطے نکاح کے جمعہ ہے۔ جو سبب ہے برکت اور بھلائی کا۔

سُنّتِ مکان ۔ اور مسنون ہے نکاح کرنا مسجد میں۔

سُنّتِ اعلان ۔ یعنی سُنّت ہے کہ مشہور کیا جائے نکاح، اور بجا دیا جائے دف یعنی ایسا باجہ جو ایک طرف سے کھلا ہو، جس کو دَف اور ڈھپڑا کہتے ہیں۔

سُنّتِ خرما ۔ مسنون ہے بعد نکاح کے لٹانا اور تقسیم کرنا خرما، یعنی کھجور یا چھوارے کا۔

سُنّتِ شب ۔ اور مسنون ہے کہ جب جائے اول شب بی بی کے پاس، تو پکڑے بال اس کی پیشانی کے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔

سُنّتِ شوال ۔ مسنون ہے اور محبوب ہے کہ کیا جائے نکاح ماہِ شوال میں کہ باعث ہے برکت کا۔

سُنّتِ ولیمہ ۔ مسنون ہے کہ جب گذارے رات پہلی اپنی زوجہ کے پاس، تو کرے ولیمہ، اور کھلائے اپنے عزیزوں اور دوستوں اور رشتہ داروں اور مساکین کو، اور نہیں ضرورت کہ ہووے ولیمہ کچھ بہت بڑے سامان سے، بلکہ اگر پکاوے کھانا تھوڑا سا، اور جمع کرے اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کو اور کھلاوے تھوڑا تھوڑا کافی ہے

یہ بھی۔ اور سنت ادا ہو جائے گی اس طرح بھی۔ اور بہت بُرا ولیمہ وہ ہے کہ بلائے جائیں اس میں مالدار اور دنیادار لوگ، اور نہ بلائے جائیں مسکین غریب اور دیندار، بلکہ نکالے جائیں غریب محتاج، بُرا ہے ایسا ولیمہ اے بھائیو۔ جب کرو ولیمہ تو نیت رکھو اس میں سنت کی، اور بلاؤ غریب مسکین اور دینداروں کو۔ اور بلاؤ جس کو دل چاہے امیروں میں سے، مگر یہ کہ نہ نکالو غریبوں کو۔ اور جو شخص ولیمہ کرتا ہے ناموری اور دکھلانے کے واسطے، کہ لوگ اس کی تعریف کریں، تو کچھ ثواب نہیں ایسے شخص کو، بلکہ اندیشہ ہے غصّہ کا اللہ تعالیٰ کے۔

سُنّتِ دعوت۔ مسنون ہے قبول کرنا دعوت کا۔ لیکن جو شخص کھاتا ہو مالِ حرام، رشوت یا سود، یا مبتلا ہو بدکاری میں، اس کی دعوت قبول نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایک ہی وقت میں دو آدمی دعوت کریں، تو قبول کرو تم دعوت اس شخص کی جس کا مکان اور دروازہ قریب تر ہو تم سے۔

باب بیان میں سُنّتوں سفر کے اور متعلق اس کے

سنّتِ ہمراہی۔ بہتر اور مسنون ہے کہ دو آدمی سفر میں جاویں، تنہا ایک شخص کو سفر میں جانا بہتر نہیں۔ جب کہ ضرورت ہو تو کچھ اندیشہ نہیں کہ جاوے

تنہا ایک شخص ہی۔ ارشاد ہے محدثین کا اور فقہاؤں کا ہمارے، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سُنّتِ روز۔ مسنون ہے کہ جاوے سفر کو دن جمعرات کے، اور یہ بھی مستحب ہے کہ شروع کرے سفر کا دن شنبہ کے، یعنی سنیچر کے روز

سُنّتِ قیام۔ یعنی سفر میں ٹھہرنے کی سنت یہ ہے کہ درمیان راہ میں جس جگہ کو مسافر چلتے ہیں نہ ٹھیرے، بلکہ ایک طرف ہٹ کر ٹھیرے۔

سُنّتِ واپسی۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سفر میں ضرورت پوری ہو جائے تو پھر نہ ٹھیرے، بلکہ واپس چلا آئے، بلا ضرورت اچھا نہیں ٹھیرنا باہر سفر میں۔

سُنّتِ مکان۔ اگر گیا تھا کسی دور سفر کو، اور آیا ہے بہت دن کے بعد تو سنت ہے کہ نہ داخل ہو گھر میں اچانک، بلکہ خبر کر دے پہلے اپنے آنے کی، اور کچھ دیر کے بعد جاوے اپنے گھر میں۔ اسی طرح اگر آیا ہے زیادہ رات گذرنے پر تو اسی وقت نہ جاوے گھر پر، بلکہ ٹھیر جاوے اور داخل ہو صبح کو بعد خبر ہونے کے۔ لیکن اگر ہوں وہ لوگ خبردار تمہارے آنے سے، انتظار میں ہوں رات کو تو کچھ نقصان نہیں ہے کہ داخل ہو جاؤ رات کو۔ یہ طریقے ہیں سنت کے، عمل کرو ان پر، اور پاؤ تم بھلائی دنیا

اور آخرت کی۔

سُنّت نماز۔ سنّت ہے کہ جب واپس آوے لوٹ کر سفر سے، تو پڑھے دو رکعت نماز مسجد جاکر، پہلے اس سے کہ گھر میں داخل ہو، سنت ہے یہ کہ نہ ساتھ ہو سفر میں کتّا اور زنگولہ یعنی گھونگرو، ورنہ پیچھے لگ جاتا ہے شیطان، اور بے برکت ہو جاتا ہے سفر۔

باب بیان سُنّت کے کاموں کا

سُنّتِ سلام۔ نہایت بڑی سُنّت ہے سلام۔ بہت تاکید فرمائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی۔ اور چاہئے کہ سلام کرے ہر مسلمان کو۔ اگرچہ نہیں پہچانتا ہو اس کو۔ کیونکہ سلام حق ہے اسلام کا، موقوف نہیں کسی کے جاننے اور شناسائی پر۔

سُنّتِ چھینک۔ جب چھینک آوے بھائیو تو کہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

سُنّت جواب۔ جب سنو کسی کو کہ اس نے اپنی چھینک کے بعد کہا الحمدللہ تو جواب میں تم ضرور کہو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ بہت خیال کرو اس کا کہ یہ حق ضروری ہے اسلام کا۔

سُنّتِ اطفال۔ سنّت ہے کہ سلام کرے لڑکوں پر، اس واسطے کہ حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر، پس سلام کیا آپ نے ان پر۔ یہ حدیث موجود ہے بخاری شریف میں اور مسلم شریف میں۔

سُنّتِ رخصت۔ اور جب رخصت ہو لوگوں سے تب بھی سلام کرو ان پر۔

سُنّتِ مصافحہ۔ اور سُنّت ہے مصافحہ بھائی مسلمان سے وقت ملنے کے، مرد مصافحہ کرے مرد سے، اگر عورت مصافحہ کرے عورت سے تب بھی جائز ہے۔ لیکن جائز نہیں کہ عورت مصافحہ کرے مرد سے۔

سُنّتِ تعظیم۔ جب کوئی بڑا شخص جس کو حاصل ہو عزّت دین کی تمہارے پاس آوے، تو بہتر ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اس کی تعظیم کے واسطے۔ لیکن نہ کوئی دوست رکھے اس بات کو کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہوں۔

سنتِ مجلس۔ جب کسی مجلس میں پہنچو تو جس جگہ تم کو مل جائے موقع اور جگہ، بیٹھ جاؤ اسی جگہ پر، اور مکروہ ہے کہ دوسروں کو اٹھا کر تم وہاں بیٹھ جاؤ۔

سنتِ وسعت۔ جب کوئی شخص آوے اور جگہ نہ ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ ذرا مل کر بیٹھ جائیں، وسعت کر دیں واسطے مومن آنے والے کے۔

سنّتِ کلام۔ جس جگہ ہوں صرف تین آدمی، تو جائز نہیں کہ دو آدمی کریں آہستہ باتیں تیسرے کو چھوڑ کر، اس واسطے کہ دل اس کا رنجیدہ ہوگا۔ اور بُرا ہے رنج دینا دل کو مسلمان بھائی کے۔

سُنّتِ اجازت۔ اور مسنون ہے کہ جب داخل ہو کسی کے مکان میں، تو اوّل اجازت لے کر داخل ہو۔

سنّتِ جمائی۔ چاہیئے کہ جب آوے جمائی اور انگڑائی، تو بند کر لے اپنے منہ کو، اور نہ کھولے اس کو، اور اگر بند نہ کر سکے تو رکھ لے ہاتھ اوپر اس کے۔

سُنّت نام۔ سنت ہے کہ نام رکھے اپنی اولاد کا عبداللہ اور عبدالرحمن، اس لئے کہ فرمایا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ محبوب تر ناموں کا نزدیک اللہ کے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔

باب سُنّتوں کا متعلق بیماری وغیرہ کے

سُنّتِ عیادت۔ یعنی بیمار پرسی کی سنت یہ ہے کہ جاوے مسلمان بھائی کی خبر لینے بیماری میں۔

سنتِ واپسی۔ سنت یہ ہے کہ جلد واپس آوے بیمار کے پاس سے،

تاکہ وہ رنجیدہ نہ ہو تمہارے بیٹھنے سے، اور نہ خلل پڑے اس کے گھر والوں کے کام میں۔

سُنّتِ تسلّی۔ ہر طرح سے تشفّی کرنی بیمار کی مسنون ہے، کہے اس سے کہ ان شاء اللہ تم اچھے ہو جاؤ گے، اور بڑی قدرت ہے اللہ تعالیٰ کی، غرض ڈرانے والی بات اس سے نہ کہے۔

ہدایت۔ رات کو بیمار پُرسی جائز ہے، یہ جو لوگ منحوس سمجھتے ہیں، غلط ہے اسی طرح جب بیماری کی خبر سنو، اسی وقت سے جب دل چاہے بیمار پُرسی کو آؤ یہ ضروری نہیں کہ تین روز بیمار رہنے کے بعد عیادت کرے، بلکہ جب چاہے کر آئے۔

سنتِ دوا۔ مسنون ہے دوا کرنا بیماری میں، نظر رکھے اللہ تعالیٰ پر اور علاج کرتا رہے۔

سُنّتِ کلونجی۔ سُنّت ہے دوا کرنا ساتھ شونیز یعنی کلونجی کے، اور مسنون ہے دوا کرنا شہد سے، کیونکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونوں چیزوں میں شفا رکھی ہے خدا تعالیٰ نے اور وارد ہوئی ہیں بہت حدیثیں ان کی تعریف میں۔

سُنّتِ فال۔ سنت یہ ہے کہ جب کسی کا عمدہ نام یا کوئی کلمہ سُنو، تو

اسے اپنے مدّعا کے مناسب اور بہتر سمجھ کر خوش ہو جاؤ، یہی فال ہے بدفالی لینا سخت منع ہے۔ مثلاً سفر کو جاتے ہوئے گیدڑ راستہ میں ہو کر گذر جائے تو لوگ اس دن کو چھوڑ دیتے ہیں، پھر کسی دن سفر کرتے ہیں یا مثلاً صبح کو بندر کا نام نہیں لیتے، ان کو بُرائی کا باعث سمجھتے ہیں، یہ سب منع ہے اور بہت بُرا ہے منحوس سمجھنا کسی آدمی کو، اور غلطی ہے کہ کہتے ہیں کہ فلاں مکان کی وجہ سے ہم کو مرض آیا یا نقصان ہوا۔

سُنّتِ موت۔ سنّت ہے کہ جلدی کریں دفن میں میّت کے۔

سُنّتِ قبر۔ یہ ہے کہ ڈالیں اس کی قبر پر پانی، اور بہت اونچی نہ بناویں اور پختہ نہ بناویں۔

سُنّتِ طعام۔ سُنّت ہے کہ دیا جائے کھانا میّت کے رشتہ داروں کو لیکن خیال کرو کہ نہیں جائز اس کا کھانا تمام برادری اور رشتہ داروں کو بلکہ کھاویں وہی لوگ جو شریک ہیں میت والوں کے کھانے میں، اور نہیں جائز ناموری اور دکھاوا۔ بلکہ جو کچھ موجود ہو، دے دیا جائے۔

یہ وہ باتیں ہیں سنت کی، جن کے عمل کرنے سے آدمی نجات پاتا ہے اور محبوب ہوتا ہے طرف اللہ کے، پس اے مسلمانو! عمل کرو شوق سے، اور کرو کہ طریقہ سنت کا نصیب ہو ہم سب کو۔ اور ہوں ہم سب آخرت

میں ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

الحمد للہ کہ تمام ہوا رسالہ "گلزار سنّت" ساتھ سعی بندہ محمد رحمت اللہ عفا اللہ عنہ کے ماہ ربیع الاولی ۱۳۲۳ھ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذرّیاتہ وسلم۔

ضمیمہ

جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور پاکیزہ شمائل اور آپ کی عادتوں کا بیان

خوش خلقی بیہقی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔

لوگوں کی ایذاء پر صبر ابنِ سعد نے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لوگوں کی ایذاء پر صبر فرماتے تھے۔

(ف) کسی کی ایذاء پر طبعی طور پر غصہ آتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے، اس وقت ہمت کر کے تھوڑی سی عادت بنالے کہ میں خوش دلی کی عادت ڈالتا ہوں تاکہ سنت کا ثواب ملے۔ اللہ راضی ہو۔

چلنے کا انداز حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ کچھ

جھک کر اور کچھ تیز رفتار سے مردانہ وار پاؤں زمین پر سے اٹھا کر چلنے کی تھی، چلتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ کسی اونچی جگہ سے نیچے کو اُتر رہے ہیں۔

(ف) اتباعِ سنّت کے حریص کو ابتداءً بتکلف اس کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

دیکھنے کا انداز جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ مڑ کر توجہ فرماتے، یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے کہ اس طرح دوسرے کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات متکبرانہ حالت ہو جاتی ہے۔

تبسم کا انداز اکثر ہنسنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم ہوتا تھا۔

غصّہ دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ کو کبھی غصہ نہ آتا تھا البتہ اگر کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی شخص تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصّہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا اور کوئی اس کو روک بھی نہ سکتا تھا یہانتک کہ آپ اس کا انتقام نہ لیں۔

حیا کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کثرتِ حیا کی وجہ سے کسی شخص کے چہرے پر نگاہ نہیں جماتے تھے۔ یعنی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر کسی سے بالمقابل نہ ہوتے تھے

ہدیہ اور تقسیم کیلئے صدقات قبول کرنے میں سُنّت

امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا تھا (تاکہ آپ اس کو موقع پر صرف کر دیں) تو آپ فرماتے تھے۔ اے اللہ! فلاں شخص پر رحمت فرما۔

(ف) ہم کو بھی یہ طریقہ برتنا چاہیئے کہ جب کوئی ہمارے ذریعہ سے صدقات تقسیم کرائے یا کسی چندہ میں روپیہ دلائے تو ہم اس کو یہی دعا دیں۔

خوشی اور ناگواری میں سُنّت

حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشی پیش آتی تو فرماتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تُتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ اور جب ناگواری پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

نیا کپڑا پہننے کی سُنّت

خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کو پہنتے تھے۔

تحیۃ الوضو

ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے جبکہ وقت مکروہ نہ ہوتا۔ پھر نماز (فرض) پڑھنے (مسجد) تشریف لے جاتے تھے۔

مسواک کی سُنّت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستّر رکعتوں سے افضل ہے جو بے مسواک کے پڑھی جاویں۔

ایک حدیث میں ہے کہ مسواک کا اہتمام کیا کرو کہ اس میں دس فائدے ہیں۔ پہلا منہ کو صاف کرتی ہے، دوسرا اللہ کی رضا کا سبب ہے۔ تیسرا شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔ چوتھا مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں پانچواں فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔ چھٹا مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے ساتواں بلغم کو قطع کرتی ہے۔ آٹھواں منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔ نواں مرنے کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔ اور سب سے علاوہ یہ کہ سنّت ہے۔

(ف) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی تھا۔ علماء نے لکھا ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستّر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

دشواری کے وقت کی سُنّت

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز نفل پڑھتے تھے۔

(ف) اس عمل سے ظاہری و باطنی، دنیوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے۔

جمعہ کے وہ اعمال جو سُنّت سے ثابت ہیں

۱ غسل کرنا، اور غسل میں خطمی استعمال کرنا۔

۲ ناخن کٹوانا، ہاتھ کے ناخن کاٹنے میں ترتیب مسنون یہ ہے۔ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی، بیچ کی اُنگلی، اس کے برابر والی انگلی، چھنگلیاں۔ پھر الٹے ہاتھ کی چھنگلیاں، اس کے برابر والی اُنگلی، بیچ والی اُنگلی، اس کے برابر والی انگلی، انگوٹھا، پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

اور پاؤں کے ناخن کاٹنے میں ترتیب مسنون یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرنا۔

۳ خوشبو لگانا ۴ سورۂ کہف پڑھنا ۵ جمعہ کی آخری ساعت میں دعاؤں کا اہتمام کرنا ۶ کثرت درود شریف ۷ حضرت ابوہریرہؓ کی

حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا۔

تواضع صاحب معراج سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا سے زیادہ متواضع تھے۔ صوفیائے کرام کہتے ہیں کہ حقیقی تواضع تجلّی شہود کے دوام کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں کہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تواضع کے واقعات ایک دو نہیں ہزاروں سے زیادہ ہیں"، نمونہ کے طور پر ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ سفر میں چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور اس کا کام تقسیم فرما دیا۔ ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا لیا، دوسرے نے کھال نکالنا، کسی نے پکانا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکانے کے لئے لکڑی اکٹھی کرنا میرے ذمہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضور، یہ کام ہم خود ہی کر لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس کو بخوشی کر لو گے لیکن مجھے

یہ بات پسند نہیں کہ مجمع میں ممتاز ہوں اور اللہ جل شانہٗ بھی اس کو پسند نہیں فرماتے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میری اتباع کرو نیک کاموں میں تقویٰ میں، تواضع میں اور اپنے نفس کو ذلیل سمجھنے میں۔

اول کلمہ طیب: لا إله إلا الله محمد رسول الله

دوم کلمہ شہادت: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله.

تیسرا کلمہ تمجید: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

چوتھا کلمہ توحید: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت وهو حيّ لا يموت أبدا أبدا. ذو الجلال والإكرام - بيده الخير - وهو على كل شيء قدير -

پانچواں کلمہ رد کفر: اللهم إني أعوذ بك من أن أُشرِكَ بك شيئا وأنا أعلم به، وأستغفرك لما لا أعلم به، تبت عنه وتبرّأت من الكفر والشرك والكذب والغيبة والبدعة والنميمة والفواحش والبهتان والمعاصي كلها، وأسلمت وأقول لا إله إلا الله محمد رسول الله.

چھٹا کلمہ استغفار: أستغفر الله ربي من كل ذنب أذنبتُهُ عمدًا أو خطأً أو سرًّا أو علانية وأتوب إليه من الذنب الذي أعلم ومن الذنب الذي لا أعلم، إنك أنت علام الغيوب وستار العيوب، وغفار الذنوب، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم.

روزمرّہ کے مختلف احوال کی مسنون دُعائیں

مشائخ علماء کرام فرماتے ہیں کہ روزمرّہ کی زندگی میں مختلف احوال کی دعائیں جس خوش نصیب کے معمول میں ہوں، اسے ایک تو سارے کام میں برکت اور آسانی میسّر ہوتی ہے، دوسرے اس کا شمار اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہو جائیگا، لیکن اس پر عمل اسی وقت نصیب ہوگا جب دل سے غفلت دور ہو جائے۔ اور اللہ پاک سے حبّی تعلق پیدا ہو جائے جس کے لئے مشائخ کی صحبت اور کچھ عرصہ ان کے تلقین کردہ اذکار کی پابندی ضروری ہے۔ ورنہ غافل قلب والا دعاؤں کے فضائل اور اس کی برکات کا علم ہونے اور دعا کے الفاظ یاد ہونے کے باوجود موقع پر دعا کرنا بھول جاتا ہے۔ مثلاً کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ہر آدمی کے علم میں ہے لیکن اکثر لوگ اس کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اور کھانا بے برکت ہو جاتا ہے۔ عام پیش آنے والی دعائیں ذیل میں درج کی جارہی ہیں ان کو یاد کر کے عمل میں لائیں۔ جس سے اول اتباع سنت کا ثواب، دوسرے اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں شمار، تیسرے ہر کام میں برکت اور سہولت کا حصول ہوگا۔

دُعا، جو بوقتِ مغرب پڑھی جائے | اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔

دُعا، جب گھر میں داخل ہو | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

دعا، جب سونے لگے | اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔

دعا، جب سو کر اٹھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَمَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

دعا جب بیت الخلاء میں جانے لگے | بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

دُعا جب بیت الخلاء سے نکلے | غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

دُعا جب وضو شروع کرے | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دعا جو وضو کے دوران پڑھے | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

دُعا جب وضو کر چکے | اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

دُعا جب گھر سے نکلے | بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

دُعا جب مسجد میں داخل ہو | بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

دعا جب مسجد سے باہر نکلے[1] | بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

دُعا جب اذان ختم ہو | اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

---

[1] فائدہ:۔ کشائش رزق کے لئے اس دعا کے بعد راستہ چلتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا اور اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اور درود شریف پڑھ لے۔

دُعا جب نماز سے فارغ ہو | بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

اللّٰهم بارك لنا فيما رزقتنا وارزقنا خيرا منه

دعا جب کھانا شروع کرے | بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ۔

دعا جب کھانا کھا چکے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

دُعا جب دعوت کا کھانا کھائے | اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

دعا جب کپڑا پہنے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

دعاءِ استخارہ | (دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا[1] الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا[2]

---

[1] [2] یہاں پر (۳) مقصد کا ذکر یا تصور کرے۔

اَلْاَمْرَ شَرَّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

دعا جب کسی کو رخصت کرے | اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ۔

دعا جب سوار ہونے لگے | بِسْمِ اللّٰهِ۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۳

دعا جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

دعا جب سفر سے واپس آئے | آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

دعا جب شہر میں داخل ہونے لگے | اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا (تین بار) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا۔

دعا جب کسی منزل پر اُترے | اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

دعا جب کوئی مصیبت پیش آئے | اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاَخْرِجْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا۔

دعا جب کوئی مشکل پیش آئے | اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا

وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔

دعا جب نیا چاند دیکھے | اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

دعا جب آئینہ دیکھے | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

دعا، جب کوئی خوشی کی بات دیکھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

دعا جب کوئی ناگواری بات پیش آئے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

دعا جب غصہ آئے | اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ٥

دعا جب مجلس سے فارغ ہو | سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

سفر: اللهم انا نسئلك في سفرنا هذا البرّ والتقوى

وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

حصہ دوم

اعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

عارف باللہ عالم ربانی حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب نور اللہ مرقدہ
محدث دار العلوم دیوبند

خلیفہ و مجاز سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کتبہ معین الدین پورلوی برسوتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو اور مخلص مہربان لوگوں کو اور جن کی خیر خواہی منظور ہوتی ہے سمجھایا کرتا ہوں کہ شریعت اور سنت پر عمل کرنا بہترین عبادت ہے اور قرب خداوندی حاصل کرنے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

بعض دیندار لوگ جن سے میری جان پہچان ہے یا مخلص مہربان ہیں اور نیک گمان رکھتے ہیں کچھ دعائیں اور ذکر اللہ پوچھا کرتے ہیں، بعض صاحبوں کو ان کی طاقت اور شوق کے مطابق کاغذ پر لکھ دیا کرتا ہوں کسی کو زبانی سمجھاتا اور بتلاتا ہوں

اب آسانی اور خیر خواہی کے واسطے پہلے ایسی دعائیں اور معمولات لکھتا ہوں جن کو سب دوستوں اور مخلصوں کو ضرور پابندی سے پڑھنا چاہیئے یہ بہت ہی مختصر اور آسان معمولات ہیں، ثواب ان کا بے شمار ہے اور فوائد دین و دنیا کے بہت ہیں۔

پہلے درجہ کے معمولات

پہلا ذکر وضو ختم کرنے کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

وضو کے بعد دُعاء کے فضائل

جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اس کلمہ شہادت کو کہے اس کے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو (مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور بعض روایات میں اس کلمہ کو تین مرتبہ کہنے کا ذکر ہے، (ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی) ابو داؤد کی روایت میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کا ذکر ہے، اور ترمذی کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ کا بھی اضافہ ہے۔

دوسرا معمول پانچوں وقت کی نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھا کریں۔

یہ اختیار ہے کہ فرضوں کے بعد جلد ہی پڑھ لیں یا سنّت اور نوافل سے فراغت پا کر پڑھیں ہر طرح ثواب اور فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

تسبیحاتِ فاطمی کے فضائل

ان کلمات کی فضیلت اور ان کے متعلق احادیث و آیات قرآنیہ کو اگر کسی قدر تفصیل کے ساتھ تحریر کیا جائے تو وہ خود ایک مستقل کتاب بن جائے ترغیب کے لئے چند فوائد و فضائل جو احادیث سے ثابت ہیں مختصراً تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) ہمیشہ معمول بنانے کے قابل ہے۔

(۲) کم از کم دس گنا ثواب ملتا ہے۔

(۳) گناہ معاف ہو جاتے ہیں (چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں)

(۴) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کلمات محبوب اور افضل ہیں۔

(۵) فرشتوں کو بھی ان کلمات کی تعلیم دی گئی۔

(۶) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس کی تعلیم دی۔

(۷) ان کے پڑھنے سے جنت میں درخت لگ جاتے ہیں۔

(۸) میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے۔

(۹) یہ کلمات عرش الٰہی میں معلق ہیں اور وہاں حفاظتِ الٰہی میں رہتے ہیں

(۱۰) بڑے بڑے وظیفوں سے ان کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔

(۱۱) زمین و آسمان کے درمیان کا خلا ثواب سے بھر جائے۔

(۱۲) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام عالم سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۱۳) آتش جہنم سے سپر بن جاتے ہیں۔

(۱۴) ان کے پڑھنے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۵) یہ باقیات الصالحات سے ہیں۔

(۱۶) یہ کلمات خزائن بہشت سے ہیں۔

(۱۷) یہ بجائے قرآن کے ہیں

(۱۸) خیر و برکت سے ہاتھ بھر جاتے ہیں۔

(۱۹) ان کے پڑھنے والوں کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

(۲۰) ان کو پڑھنے والے شخص کا عمل پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(۲۱) ان کے پڑھنے پر غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۲) اور گھوڑے اور اونٹنیاں خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۳) یہ جناب باری تعالیٰ میں پڑھنے والے کی سفارش کرتے رہتے ہیں۔

(۲۴) ان کو پڑھنے والا شخص خسارہ میں نہیں ہوتا۔

(۲۵) اس کو ثواب کا پورا پیمانہ ملتا ہے۔

(۲۶) ان کو پڑھنے پر پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے

(۲۷) خلائق کی عبادت اور مایۂ رزق ہونا وغیرہ ذلک (اوراد رحمانی حضرت تھانویؒ)

تیسرا معمول پانچوں وقت کی نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کریں، جن کو یاد نہ ہو آہستہ آہستہ یاد کرلیں، جب تک یاد نہ ہو صرف اس قدر پڑھا کریں، اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

آیۃ الکرسی کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت کے اندر داخل ہونے میں موت کے سوا کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

(رواہ النسائی، والطبرانی، عن ابی امامہ الباہلیؓ)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے دوسری فرض نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الحسنؓ بن علیؓ)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے خَالِدُوْنَ تک جو

شخص ان آیتوں کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھا کرے تو شیطان کے وسوسہ اور سرکش شیطانوں کے مکر و ایذا سے محفوظ رہے۔ اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اس کو گمان بھی نہ ہو۔

(اعمال قرآنی از حکیم الامت تھانوی ؒ)

چوتھا معمول

صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد یہ دُعا سات مرتبہ پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

نماز فجر و مغرب کے بعد کی دُعاء کے فضائل

ابوداؤد نے روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو کوئی اور بات کرنے سے پہلے سات بار یہ دعا کہو تو تمہارے واسطے جہنم کی آگ سے نجات لکھدی جائے گی اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد بھی کہو تو اگر اس دن تمہیں موت آگئی تو تمہارے واسطے جہنم سے نجات لکھدی جائے گی۔ (ابوداؤد عن مسلم بن الحارث التمیمی رضی اللہ عنہ) اور نسائی نے بھی اس کو حارث بن مسلم التمیمی سے نقل کیا ہے لیکن

حارث بن مسلم تابعی ہیں اور مسلم بن حارث صحابی ہیں اس لئے ابوداؤد کی روایت صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی اس کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔

پانچواں معمول پوری نماز اور سنت اور نفل سے فراغت پاکر تین سورتیں، قُلْ هُوَ اللّٰهُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مع بِسْمِ اللّٰهِ کے ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ کسی کو زیادہ شوق اور فرصت ہو تو تین مرتبہ پڑھا کرے۔

سورۂ اخلاص و معوذتین کے فضائل

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح و شام تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لے تو یہ ہر چیز سے کافی ہونگی (یعنی ہر ایذاء دینے والی چیز سے یہ شخص محفوظ ہو جائیگا)

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم وابن سنی عن عقبہ بن عامر)

چھٹا معمول درود شریف اکیس ۲۱ مرتبہ روزانہ دن میں یا رات کو جس وقت فرصت ہو پڑھا کرے یہ مطلب نہیں کہ زیادہ نہ پڑھے کم از کم اس قدر تو پڑھ لیا کرے۔

درُود شریف کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے ، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں، اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں، اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (رواہ النسائی والطبرانی والبزار، ورواہ احمد، ابن حبان، والحاکم عن انسؓ وابی بردۃؓ وعمر بن سعدؓ وابی طلحہؓ الانصاری، وروی بعضہ مسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (رواہ المنذری عن البراء بن عازبؓ)

اس طرح اکیس مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دو سو دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دو سو دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دو سو دس درجات بلند ہوتے ہیں، اور دو سو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو سو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مجھ پر صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ

درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ (رواہ الطبرانی والبخاری)

ساتواں معمول

صبح کی نماز کے بعد دوسری دعائیں ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ پڑھے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

نماز فجر کے بعد استغفار کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد استغفر اللہ واتوب الیہ پڑھے گا، اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگنے کا گنہگار ہو۔

(رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط والمنذری فی الترغیب)

ایک اور حدیث میں ہے کہ صبح اور عصر کے بعد پانچ مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اسی اللہ سے جو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں توبہ کرتا ہوں) پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کے برابر ہوں۔ (رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی سعیدؓ)

آٹھواں معمول آیۃ کریمہ حضرت یونس علیہ السلام کی مقبول دُعاء

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

رات کو جس وقت بھی فرصت ہو سو مرتبہ پڑھا کرے

آیۃ کریمہ کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم بتادوں جس کے ذریعہ جب بھی بندہ دعاء کرتا ہے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور جب سوال کرتا ہے، تو عطا کر دیا جاتا ہے، یہ وہی دعا ہے، جو یونس علیہ السّلام نے سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں کی تھی۔

(رواہ النسائی والترمذی والحاکم عن سعد بن وقاصؓ)

نواں معمول ظہر کی نماز کے بعد ہر روز چالیس مرتبہ پڑھا کرے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

نماز ظہر کے بعد دُعاء کے فضائل

مصیبت اور پریشانی اور خوف سے نجات کے لئے جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ ہر ڈرنے والے کے لئے امان اور حفاظت کا سامان ہے۔ (رواہ الترمذی وابن ابی شیبہ عن ابن عباس والسیوطی من مسند الفردوس للدیلمی عن شداد بن اوس رضؓ)

علامہ یافعی نے ایک قول الدر النظیم، میں اس کے اسم اعظم ہونے کا بھی نقل کیا ہے یہ وہی کلمات ہیں جن کو ابراھیمؑ نے آتش نمرود میں ڈالے جاتے وقت پڑھے اور محفوظ رہے اور جب ابونعیم اشجعی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر صغریٰ جانے سے ڈرایا تو آپ نے پڑھا اور وہاں جاکر کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائے۔

(رواہ البخاری والنسائی عن ابن عباس)

دسواں معمول

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ سو مرتبہ دن کو جس وقت فرصت ملجائے پڑھ لے بیٹھ کر فرصت نہ ملے تو چلتے پھرتے ہوئے پڑھ لے۔

اسم اعظم کے فضائل

ایک صحابی نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کیجائے تو قبول ہوتی ہے اور سوال کیا جائے تو پورا ہوتا ہے۔

(رواہ ابو داؤد، والترمذی والنسائی عن انسؓ)

غزوہ بدر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سجدہ بار بار کہا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (رواہ النسائی والحاکم عن علیؓ) دعا قبول ہوئی اور پانچ ہزار فرشتوں سے آپ کی مدد کی گئی، علامہ جزریؒ نے حضرت قاسم کا قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے قرآن و حدیث میں اسم اعظم کو تلاش کیا تو پایا کہ وہ حَیُّ و قَیُّوْمُ ہے۔

قرآن پاک میں ہے کہ تخت بلقیس کو پلک جھپکنے کی مقدار میں اٹھا لانے کے لئے جس جن نے سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا اس کے پاس علم من الکتاب یعنی اسم اعظم تھا، (سورۂ سبا)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس اسم اعظم کے ذریعہ آصف بن برخیا نے دعا کی وہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ہے۔ (الدر النظیم ص۴۹)

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ اسم اعظم یَا حَیُّ یَا قیوم ہے ایضاً ص۵۳

گیارھواں معمول

سب کام سے فراغت پا کر جب سونے کے لئے بستر پر پہنچ جائے وضو ہو یا نہ ہو پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، تینتیس بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار، بعد اس کے قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مع بسم اللہ ایک ایک مرتبہ چاروں سورتیں پڑھے۔

سوتے وقت کے معمولات کے فضائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہؓ کا جو حضورؐ کی صاحبزادی اور سب گھر والوں میں زیادہ لاڈلی تھیں قصہ نہ سناؤں انھوں نے عرض کیا ضرور سنائیں، فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر لاتی

تھیں جس سے سینے پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے، خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ تم اگر اپنے والد صاحب کی خدمت میں جاکر ایک خادم مانگ لاؤ تو اچھا ہے سہولت رہے گی وہ گئیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لئے واپس چلی آئیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے روز خود ہی تشریف لائے، اور فرمایا کل تم کس کام کو آئی تھیں، وہ چپ ہوگئیں (شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضورؐ چکی سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گیا ہے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں، کل آپ کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے تھے، اس لئے میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک خادم اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹو تو

سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ خادم سے بہتر ہے، انھوں نے عرض کیا میں اللہ (کی تقدیر) اور اس کے رسول (کی تجویز) سے راضی ہوں۔ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد واللفظ لہ والترمذی والنسائی، وابن حبان فی صحیحہ والحاکم)

حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے کہ دو خصلتیں ہیں جن پر مسلمان بندہ پابندی کرے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا، یہ لفظ کے اعتبار سے آسان ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہ دس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دس بار، اللہ اکبر دس بار کہے یہ (پانچوں نمازوں میں مجموعی طور پر) زبان پر ڈیڑھ سو ہیں مگر میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں، دوسری یہ کہ بستر پر لیٹتے وقت ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہے تو یہ زبان پر صرف سو ہیں مگر میزان عمل میں ایک ہزار ہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کرتے دیکھا صحابہ نے عرض کیا، زبان پر آسان اور عمل کرنے والے تھوڑے کیونکر ہیں؟ آپ نے ارشاد

فرمایا، تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر ان تسبیحات کو کہنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے، یا نماز میں کسی کے پاس آکر کوئی ضرورت ان کو پڑھنے سے قبل ہی یاد دلا دیتا ہے، اور اس طرح کم لوگ اسے پڑھ پاتے ہیں۔

(رواہ ابوداؤد واللفظ لہ والترمذی)

اور نسائی و ابن حبان کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تم میں سے کون رات اور دن میں ڈھائی ہزار گناہ کر سکتا ہے؟ (یعنی کر نہیں سکتا اور اگر ہو جائے تب بھی ان کلمات کا ثواب ان کو مٹا دے گا)؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوافلؓ سے فرمایا کہ قُلْ یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْن پڑھو پھر اس کے اختتام پر سو جاؤ (اور کوئی بات نہ کرو) تو یہ شرک سے برأت ہوگی۔

(رواہ ابوداؤد واللفظ لہ والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ اَحد پڑھو تو موت کے سوا ہر (نقصان دہ) چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ (رواہ البزار عن انسؓ)

حضرت انسؓ سے دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو دائیں پہلو پر لیٹے پھر قل ہو اللہ احد ایک سو مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، اے میرے بندے دائیں جانب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(رواہ الترمذی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کر لیا کرتے اور سر مبارک اور چہرۂ انور سے شروع کر کے جہاں تک ہاتھ پھیر سکتے جسم اطہر پر پھیر لیتے تھے، ایسا ہی تین مرتبہ کرتے تھے۔ (رواہ البخاری والاربعۃ کلہم عن عائشہؓ)

آپ نے فرمایا معوذتین کو سوتے وقت اور بیدار ہوتے وقت پڑھا کرو (رواہ ابن ابی شیبہ عن عقبہ بن عامر) فرمایا ان جیسی سورتیں نہ پڑھی گئیں (رواہ النسائی وابن حبان عن جابر) اور نہ دیکھی گئیں (رواہ مسلم والنسائی والترمذی عن عقبہ بن عامر) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے زیادہ محبوب ومقبول اللہ کے نزدیک

کوئی اور سورۃ نہیں پڑھی گئی۔ (رواہ الحاکم)

بارھواں معمول سوکر جاگنے کے بعد اور کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد منزل و مکان پر پہنچ جانے کے بعد اور ریل میں جگہ مل جانے کے بعد اور چھینک آنے کے بعد اور ہر راحت اور نعمت کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرے، یہ بہت آسان اور نہایت کم مقدار کے معمولات ہیں، ان میں کچھ فرصت کی ضرورت نہیں، حق تعالےٰ توفیق عطا فرماویں۔

الحمدللہ کے فضائل

کسی بھی نعمت پر جب بندہ الحمدللہ کہتا ہے تو اس نعمت کا شکر ادا ہو جاتا ہے، اور جب دوبارہ کہتا ہے تو اللہ اس پر ثواب کی تجدید کرتے ہیں، اور تیسری مرتبہ کہتا ہے، تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

(رواہ الحاکم والمنذری عن جابرؓ)

دوسرے درجہ کے معمولات

جو پہلے ذکر کئے ہوئے معمولات سے ذرا مشکل ہیں پھر بھی بہت آسان ہیں جن حضرات کو دعائیں یاد کرنا اور پڑھنا کسی قدر آسان ہے اور وقت بھی ملتا ہے اور دل میں شوق بھی ہے ان کو مناسب ہے کہ پہلے ذکر کئے ہوئے معمولات کے ساتھ ان کو ادا کر کے ذخیرۂ آخرت حاصل کریں۔

پہلا معمول صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے اس دعاء کو چار مرتبہ پڑھا کریں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ، پوری نماز سے فراغت پانے کے بعد اطمینان کے ساتھ اس کو بھی پڑھ لینا چاہیئے۔ صبح کو آفتاب طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لینا چاہئے اور مغرب کے بعد شفق غروب ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لینا چاہئے۔

اطلاع یادداشت اور مختصر کتاب صرف معمولات بتلانے اور یاد رکھنے کے واسطے لکھی گئی ہے اس میں ثواب اور فضیلت ہر ایک ذکر اور معمول کی بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے یہ دعاء جو مذکور

ہوئی اس کی فضیلت اور ثواب بے شمار ہے، چار مرتبہ پڑھ لینے سے دو تین گھنٹے عبادت میں مشغول رہنے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

نماز فجر و مغرب کے بعد مخصوص کلماتِ دعا کے فضائل

ام المومنین حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اور یہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھیں) حضورؐ چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھیں، حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم اسی وقت سے اسی حال میں، بیٹھی ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم سے (جدا ہونے کے بعد) چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ غالب ہو جائیں گے وہ کلمے یہ ہیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ

(رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والترمذی)

حضرت صفیہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ان کے

سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں اس تسبیح سے زیادہ بڑھیا (اور آسان) چیز نہ بتادوں، انھوں نے عرض کیا، بتادیجئے، آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، پڑھ لیا کرو۔ (رواہ الترمذی والحاکم)

دوسرا معمول

صبح کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھنے کا ذکر پہلے گذر گیا ہے اس کو سات مرتبہ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ مبارک الفاظ پڑھا کریں جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا معمول اور وظیفہ ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

کلمۂ توحید کے فضائل

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کی فضیلت پہلے درجہ کے چوتھے معمول میں گذر چکی ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ کی اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی تمام انبیاء علیہم السلام کا معمول

اور وظیفہ ہے، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے بعد دس مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

(رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ذرؓ)

حدیث شریف میں ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں، جنت میں دس درجے بلند کئے جائیں اور تمام دن شیطان اور اس کے مکروہات سے محفوظ رہے اور اس دن شرک کے سوائے کوئی گناہ اس کو ہلاک نہ کر سکے گا اور وہ سب لوگوں سے افضل رہے گا ہاں اگر کوئی اس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ جائے تو اور بات ہے۔ (رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ذر وروی عن عمارہؓ بن شبیب وابی ایوبؓ وابی امامہؓ ومعاذ بن جبلؓ ذکر احادیثہم المنذری فی الترغیب والترہیب)

تیسرا معمول

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم، تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، سب تین تین مرتبہ، فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ، تین مرتبہ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ

شَیْءٍ عِلْمًا۔ تین مرتبہ، کوئی مختصر درود شریف تین مرتبہ۔

صبح کی نماز کے بعد ان سب دعاؤں اور سورتوں اور آیتوں کو تین تین مرتبہ پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مار کر اپنے تمام جسم پر ہاتھ پھیر لیا کرے صبح کی نماز کے بعد بھی اور مغرب کی نماز کے بعد بھی۔

یقین کرو کہ یہ مجموعۂ عمل واسطے جسم و جان اور صحت ابدان اور حفظ و امان از شر حاسدان و دشمنان عجیب اور مؤثر اور بے مثل ہے اس سے پہلے خاص دوستوں اور مخلصوں کے سوا اور کسی کو تعلیم نہیں کرتا تھا، اب بسبب قریب سمجھنے اپنی موت کے واسطے خیر خواہیٔ مسلمین کے اور فائدہ عام کے تحریر کر دیا ہے، بچوں کی حفاظت کے لئے پڑھ کر دم کرنے کے واسطے اور بیمار کے اوپر پھونک ڈالنے کے واسطے بھی کار آمد اور مفید ہے۔

عجیب معمول برائے حفاظت جان کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ، تا آخر سورت حشر پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ

ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اس پر دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ اس دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مریگا۔

(رواہ الترمذی عن معقل بن یسار)

دوسری حدیث میں ہے جو شخص دن میں (۳) مرتبہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے۔

(رواہ ابو یعلی)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش کی سخت اندھیری رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں بالآخر ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو میں نے کچھ نہ کہا، آپ نے اسی طرح تین مرتبہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کہوں، آپ نے ارشاد فرمایا صبح و شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ، اور مُعَوِّذَتَيْن، تین مرتبہ پڑھا کرو یہ تمہارے لئے ہر چیز سے کافی ہے۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن السنی عن عبداللہ بن خبیبؓ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن شریف پڑھ لے؟ صحابہ نے عرض کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک رات میں عادتاً تہائی قرآن شریف پڑھ لے آپ نے ارشاد فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعیدؓ)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کل گذشتہ سانپ نے ڈس لیا، آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو شام کے وقت اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتا تو تجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

(رواہ مالک ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والترمذی)

ترمذی کی روایت ہے جو شخص شام کے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے اس کو اس رات میں کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی تکلیف نہ ہوگی، اور زہر کا اثر نہ ہوگا، چنانچہ اس سلسلے میں حضرت سہیل نے بیان کیا کہ میرے گھر والے اس کو پڑھتے تھے ایک دن بچھو نے ایک لڑکی کو ڈس لیا تو

اس کی برکت سے کوئی درد نہیں ہوا۔

(رواہ الترمذی وابن حبان والمنذری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا اس کے لئے واجب ہوگئی۔ صحابہ نے پوچھا کیا واجب ہوگئی، آپ نے ارشاد فرمایا، جنت۔

(رواہ مالک والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ)

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام کے نصف بسم اللہ پڑھنے پر کشتی کو توفان سے نجات مل گئی تو جو شخص آغاز میں پوری بسم اللہ پڑھے وہ کیوں نجات سے محروم رہے گا۔

امام رازی نے فرمایا کہ جب بسم اللہ آدمی کو شرم گاہ اور شیطان کے درمیان حجاب ہے (مشکوٰۃ) تو قیامت کے دن آدمی اور عذاب کے درمیان بھی یقیناً حجاب بنے گی۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے بنیامین کی حفاظت کے لئے بھائیوں کی سپردگی میں دیتے وقت کہا تھا حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ

جب حضرت یعقوب نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے عزت وجلال کی قسم میں ضرور دونوں بھائیوں کو تمہارے پاس لوٹا دوں گا۔ (ذکرہ النسفی فی مدارک التنزیل)

وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا، سورۂ طلاق کی آیت ہے، حدیث میں اس کے ساتھ اور الفاظ بھی مروی ہیں فضیلت یہ ہے کہ جو ان کلمات کو صبح کو پڑھے گا، وہ شام تک اور شام کو پڑھے گا تو صبح تک محفوظ رہے گا۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن السنی)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بسم اللہ چار کلمے ہیں، اور گناہ بھی چار قسم کے ہیں، دن[1]، رات[2]، اور ظاہر[3] و پوشیدگی[4] کے گناہ تو جو شخص خلوص دل سے بسم اللہ کہتا ہے اس کے چاروں قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

چوتھا معمول

جمعہ کی رات میں درود شریف ایک سو مرتبہ پڑھا کریں۔

شب جمعہ میں درود شریف کے فضائل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو دفعہ درود شریف پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن ایسے مشعل نور کے ساتھ آئے گا کہ اگر وہ نور تمام خلائق کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہوگا

(ذکرہ الیافعی فی نزہتہ المجالس والشیخ زکریا فی فضائل درود من غیر ذکر اللیل)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اکثر درود پڑھا کرو کیونکہ تمام دنوں میں تمہارے درود فرشتے مجھے پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کی خصوصیت یہ ہے کہ ان وقتوں میں اپنے درود کو خود اپنے کانوں سے ان لوگوں سے سنتا ہوں جو مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔ (ذکرہ الفقیہ ابواللیث السمرقندی فی تنبیہ الغافلین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔

(ذکرہ السخاوی فی القول البدیع والشیخ محمد زکریا فی فضائل درود)

اکثر احادیث میں جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے پر سرکار کی خدمت میں فرشتوں کے ذریعہ پیش ہونا مذکور ہے، جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی فضیلت حضرت ابو ہریرہؓ حضرت انسؓ، اوس بن اوسؓ، ابو درداء، ابو مسعودؓ، حضرت عمر کے صاحبزادے عبداللہؓ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایت علامہ سخاوی نے نقل کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر، والمنذری عن انسؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کریگا میں قیامت کے دن اس کے لئے سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں، اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہونچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا (تحفہ) بھیجے جاتے ہیں۔

(رواہ السخاوی فی القول البدیع ونقلہ الشیخ محمد زکریا فی فضائل درود)

پانچواں معمول جمعہ کے دن صبح سے شام تک جس وقت ممکن ہو سورۂ کہف ایک مرتبہ پڑھا کریں، یہ اختیار ہے صبح کو یا شام کو جس وقت چاہیں مکان میں یا مسجد میں جس جگہ سہولت ہو موقع ملجائے پڑھ لیا کریں، دل چاہے حفظ پڑھیں یا قرآن شریف میں دیکھ کر پڑھیں۔

سورۂ کہف کے فضائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا اس کے لئے قیامت کے دن ایک ایسی روشنی ہوگی جو اس کے قدم کے نیچے سے آسمان تک بلند ہوگی اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(رواہ ابوبکر بن مردویہ فی تفسیرہ باسناد لاباس بہ ذکرہ المنذری فی الترغیب)

دوسری حدیث میں اس کے پڑھنے کے مقام سے مکہ تک یا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک روشنی حاصل ہونا مذکور ہے۔ (رواہ الحاکم والنسائی عن ابی سعیدؓ)

امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں اس روایت میں مزید فضیلت ذکر کی ہے کہ اس پر ستّر ہزار فرشتے دعاء رحمت کرتے ہیں، اور درد اور پیٹ کے پھوڑے اور ذات الجنب اور برص اور جذام اور دجال کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔

کئی حدیثوں میں سورہ کہف کی شروع یا آخیر کی دس آیات پڑھنے پر فتنہ دجال سے محفوظ ہونے کا ذکر ہے۔ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی الدرداءؓ والنواس بن سمعانؓ، والطبرانی والحاکم عن ابی سعید الخدری)

چھٹا معمول جمعہ کی نماز اور سنتوں سے فراغت کے بعد یہ تین سورتیں، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، سات سات مرتبہ پڑھا کریں۔

نماز جمعہ کے بعد سورۂ اخلاص و معوذتین کے فضائل

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی حالت میں بیٹھے ہوئے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات دفعہ پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے گا اور مومنین کی تعداد کی مقدار سے ثواب عنایت کرے گا، اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی دین و دنیا کی حفاظت اور اہل و اولاد کی نگہداشت کرے گا۔

(ذکرہ الصفوری فی نزہۃ المجالس)

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر سے منقول ہے کہ جمعہ کے روز امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو شخص سورۂ فاتحہ اور مذکورہ بالا تینوں

سورتیں سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے دین اور دنیا اور اہل وعیال اور اولاد کو آئندہ جمعہ تک محفوظ رکھیں۔ (ذکرہ الیافعی فی الدر النظیم ص۱۸

وحکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فی اعمال قرآنی)

ساتواں معمول

اگر آپ کو کسی سے بیعت حاصل ہے تو اس نے جو شجرہ اور بیعت نامہ دیا ہے اس کو جمعہ کی شب میں یا جمعہ کی صبح کو ایک مرتبہ پڑھا کرو، فیوض اور نسبت کی تجدید اور تقویت ہو کر ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی (جمعہ کی کوئی خصوصیت نہیں دل چاہے کسی اور دن پڑھ لے)

شجرۂ مشائخ اور صالحین کے توسل کے فضائل

شجرۂ مشائخ کرام کو پڑھنا دراصل دعاء میں اولیاء اللہ اور صلحاء کو خدا کی جناب میں وسیلہ بنانا ہے۔

علامہ جزری نے "حصن حصین" میں بخاری اور حاکم کی احادیث سے انبیاء اور صالح بندوں کے توسل کو آداب دعاء میں ذکر کیا ہے۔ وَاَنْ یَتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ بِاَنْبِیَائِہٖ وَالصَّالِحِیْنَ

مِنْ عِبَادِہٖ۔ (حصن حصین ص۲۳)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے "نشر الطیب" کے اخیر میں چند احادیث صحیحہ سے استدلال کرتے ہوئے توسل کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا، وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ، اے اللہ ہم آپ کے جناب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں آپ ہمیں بارش عطا کیجئے اور ہم آپ کی جناب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (حضرت عباس کا وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں، آپ ہمیں بارش سے سیراب کیجئے تو بارش ہو جایا کرتی تھی

حضرت عثمانؓ بن حنیف کی طویل حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل کی برکت سے دعا قبول ہونے کا واقعہ مذکور ہے اس کا ابتدائی حصہ بایں الفاظ ہے، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم والسیوطی فی الجامع الصغیر)

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی جناب میں نبیٔ رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔

خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء میں بھی اس قسم کے الفاظ آتے ہیں اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ رَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رواہ النسائی عن عائشہ)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصیدہ طویلہ دربارہ توسل مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ تحریر فرمایا ہے، جو "امداد السلوک" کے اخیر میں نیز دیگر رسائل میں شائع ہو چکا ہے اسی طرح حضرت گنگوہی قدس سرہٗ العزیز متوسلین کو ہمیشہ توسل اولیاء طریقت کا ارشاد فرماتے رہتے اور سجرۂ طیبہ خاندان چشتیہ قدوسیہ امدادیہ ان کو عطا فرماتے تھے، دیکھئے "امداد السلوک ص۳۴

آٹھواں معمول

کبھی کبھی جمعہ کے دن یا جس روز فرصت اور طاقت ہو قبرستان کی زیارت کو خالص ثواب کی نیت

سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کے واسطے حاضر ہوا کرو ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو پندرہ روز میں جایا کرو. اس قدر بھی دشوار ہو تو ایک مہینہ جب فرصت ہو حاضر ہوا کرو، موت اور آخرت کا تصور اور عبرت حاصل کرو۔

قبرستان میں داخل ہونے کے وقت یہ دعاء پڑھا کرو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ پھر وہاں بیٹھ کر کسی جگہ یا کھڑے ہو کر الحمد شریف پڑھو، اور سورۃ الھٰکم التکاثر سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک پڑھو اگر دل کی رغبت زیادہ ہو تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف گیارہ مرتبہ پڑھے، کسی کو زیادہ فرصت ہو تو سورۃ یٰسین بھی پڑھے اور جو کچھ قلیل و کثیر پڑھا ہے اس کا ثواب دل سے یا زبان سے اس طرح پہنچائے کہ یا ارحم الراحمین میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب اپنے فضل و کرم اور رحمت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جمیع انبیاء و اولیاء اور شہداء و صالحین اور مومنین کو پہنچانا اور اس قبرستان والوں کو اور میرے عزیزان و قریبان اور احسان کرنے والوں کو پہنچانا۔

اطلاع ہمیشہ ہر چیز کا ثواب پہونچانے کے لئے دل کا ارادہ اور

نیت بھی کافی ہے، اگر زبان سے کہہ کر جس طرح ابھی لکھا گیا ہے سب حضرات کو ثواب پہنچائے تب بھی حق تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید ہے کہ سب کو پورا کامل ثواب عطا فرمائیں گے اگر اپنے عزیز قریب ایک آدمی کو یا دو چار کو ثواب پہنچائے تب بھی صحیح اور درست ہے کچھ ناجائز اور شرعاً گناہ نہیں ہے، اور کچھ نقصان نہیں۔

زیارت قبور کی دعا اور اسکے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں کی زیارت کیا کرو کہ اس سے دنیا کی بے رغبتی پیدا ہوتی ہے، اور آخرت کی یاد آتی ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

شامی میں ہے کہ ہر ہفتہ قبرستان جانا چاہئے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن خاص طور پر اول وقت میں قبرستان جانا زیادہ افضل ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ مردوں کو جتنا زیادہ احساس وادراک جمعہ کو دیا جاتا ہے اتنا اور کسی دن نہیں دیا جاتا ہے۔

(کذا فی اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن محمد بن النعمان)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان سے گذرے تو آپ نے ان کی طرف اپنا چہرۂ مبارک کر کے فرمایا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اے قبرستان والو تم پر سلامتی ہو، خدا ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے جانے والوں میں ہو اور ہم پیچھے آرہے ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے۔ نَسْئَالُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ مسلم ہی کی دوسری روایت میں یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ، بھی ہے یرحم اللہ لنا ولکم اسی معنی میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے ہیں۔ اور یوں فرماتے تھے، سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

آپ نے فرمایا اپنے مُردوں پر سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

(رواہ ابوداؤد واحمد وابن ماجہ وابن حبان والحاکم کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی)

حضرت انس کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مردوں کی طرف سے صدقہ کریں، حج کریں، ان کے لئے دعا کریں تو کیا یہ سب (ان اعمال کا ثواب) ان تک پہنچ جائیں گے، آپ نے فرمایا، ہاں ضرور ان تک پہونچ جائیں گے وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس کوئی ہدیہ کی طشت آئے تو تم خوش ہوتے ہو۔

(رواہ ابوجعفر العکبری، کذا فی حاشیۃ کنز الدقائق لمولانا احسن نانوتوی)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کے عذاب کا حتمی فیصلہ کرلیتا ہے مگر جب اس قوم کا کوئی بچہ کتاب اللہ میں سے الحمد للہ پڑھتا ہے تو ان لوگوں سے چالیس سال تک اللہ تعالیٰ عذاب کو ہٹا دیتا ہے۔ (رواہ الحاکم عن ابی سعیدؓ۔ الدر النظیم)

ان خاص خاص سورتوں کی فضیلتیں بھی خاص ہیں اس لئے علماء نے ان کے ذریعہ ایصال ثواب کو بہتر سمجھا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کی سب سے بڑی عظیم سورت سورۂ فاتحہ ہے جو صرف مجھے عطا کی گئی ہے۔

(رواہ البخاری، عن ابی سعید بن المعلی)

آپ نے ارشاد فرمایا، سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

(رواہ الدارمی والبیہقی، عن عبدالملک بن عمیر)

آپ نے ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تورات انجیل زبور اور خود باقی قرآن بھی سورۂ فاتحہ جیسی سورۃ نازل نہیں کی گئی۔

(رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رض)

آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن کی پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا بھلا کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں کوئی بھی شخص سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی عمر)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰه

اَحَدُ، تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(رواہ الترمذی عن ابن عباسؓ وانسؓ)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس مرتبہ پوری قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اللہ اس کے لئے جنّت میں محل بنوا دیتے ہیں۔ (رواہ احمد والدارمی عن بن المسیب)

اسی سورت کے پڑھنے پر ایک صحابی کے لئے آپ نے فرمایا اسے خبر دیدو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم والنسائی)

ایک صحابیؓ سے جو نماز میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے فرمایا کہ اس سورت کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کردیا۔

(رواہ الترمذی عن انسؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ بن عامر سے فرمایا کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں، پھر آپ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، سکھایا، اور فرمایا، ان دونوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ چاہا کرو کیونکہ ان دونوں کے مثل اور کسی کے ذریعہ پناہ نہیں چاہی گئی، اے عقبہ

تم نے کوئی سورہ نہیں پڑھی جو اللہ کے نزدیک، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے زیادہ محبوب اور مقبول ہو۔

(رواہ الحاکم عن عقبہ)

ایصال ثواب کا طریقہ

سعد بن عبادہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہو گیا تو ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، پانی، چنانچہ حضرت سعد نے کنواں کھدوا دیا اور فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے یعنی اس کا ان کے واسطے ہے۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی کذا فی مشکوٰۃ)

روایت میں ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر سورۂ یٰسٓ پڑھے تو اس دن اللہ تعالیٰ مردوں کے عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے اور قبرستان کے مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا کرتا ہے۔ (کذا فی الشامی نقلاً عن البحر)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ)

گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشدے تو مردوں کی تعداد کے بقدر اس کو ملے گا۔ (کذا فی الدر المختار)

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی پہلی آیات آیۃ الکرسی، اور آمن الرسول، سورۂ ملک، سورۂ تکاثر، سورۂ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین مرتبہ پڑھے پھر کہے یا اللہ ہم نے جو پڑھا اس کا ثواب فلاں (متعین شخص) کو یا ان سب لوگوں کو پہونچا۔ (شامی ص ۶۰۵ ج ۱)

تاتارخانہ میں "محیط" سے نقل کیا گیا ہے کہ نفلی صدقہ کرنے والے کے لئے افضل یہ ہے کہ ایصال ثواب میں جمیع مؤمنین ومومنات کی نیت کرے اس لئے کہ اس کا ثواب ان کو بھی پہونچے گا اور اس شخص کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (کذا فی الشامی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایصال کرے تاکہ آپ کے احسانات کا کچھ شکریہ ادا ہو سکے حضرت عبداللہ بن عمرؓ جناب رسول اللہ علیہ وسلم

کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے تمام عمر عمرہ کرتے رہے۔
ابن الموفق جو حضرت جنید بغدادی کے سلسلے کے ایک بزرگ ہیں انھوں نے حضرت جنید کی طرف سے ستر حج کئے، اور حضرت ابن السراج رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بارہ ہزار سے زیادہ قرآن پاک ختم کئے اور اسی تعداد میں قربانی کی۔ (کذا فی رد محتار لابن عابدین الشامی)

نواں معمول

شعبان المعظم کی پندرہ ویں شب میں اور رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں طاقت اور فرصت کے مطابق تمام رات یا ایک دو گھنٹہ ضرور عبادت کریں، قرآن شریف پڑھیں، نفل نماز پڑھیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ سو مرتبہ یا زیادہ پڑھیں، درود شریف جس قدر دل چاہے پڑھیں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ چالیس مرتبہ، سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا چالیس مرتبہ پڑھیں اور جس طرح چاہیں ذکر اللہ کریں، اپنے خاتمہ بخیر کی اور دینی دنیوی ضرورتوں کی دعا کریں والدین اور مرحوم دوستوں اور عزیزوں کی اور اپنے احسان کرنے والوں کی مغفرت کی دعا کریں۔

تمام رات جاگنا کچھ ضروری نہیں جس قدر طاقت ہو عبادت کریں

ثواب اور فضیلت سے بالکل محروم نہ رہ جائے۔

شب قدر و شب برأت کے فضائل

رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب قدر اور شعبان کی پندرہویں شب برأت عبادت کے لئے موسم بہار کا درجہ رکھتی ہیں۔

قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس ایک رات کو عبادت میں گذار دے اس نے تراسی برس چار مہینے سے بھی زیادہ زمانہ کو عبادت میں گذار دیا، اگر کسی خوش نصیب کو دس راتیں بھی نصیب ہو جائیں اور ان کو عبادت میں گذار دے تو گویا آٹھ سو تینتیس برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ کامل عبادت میں گذار دیا۔

اس رات کی تعین میں علماء کے پچاس کے قریب اقوال ہیں سب کا احاطہ دشوار ہے، البتہ حدیث شریف کے بموجب رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں ۲۵، ۲۷، ۲۹ کو زیادہ متوقع ہے اور ان میں سے بھی ۲۷ ویں شب کو زیادہ راجح کہا

گیا ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ۲۷ رمضان کو ہوتی ہے، بہت سے صحابہ اور تابعین کی رائے ہے کہ وہ ۲۷ ویں شب میں ہوتی ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "غنیۃ الطالبین" میں اس پر اعتماد کیا ہے جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے۔

اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں "مظاہر حق" میں لکھا ہے کہ اس رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی، آدم کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا، جنت میں درخت لگائے گئے، اور دعاء کا قبول ہونا تو بکثرت روایات میں وارد ہے "در منثور" کی ایک روایت میں ہے کہ اس رات میں عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے، بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔

"سنن بیہقی" میں حضرت انس رضؓ کے واسطے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول دیکھتے ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ (کذا فی فضائل رمضان للشیخ محمد زکریا قدس سرہٗ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(رواہ البخاری ومسلم)

پندرہویں شعبان کی فضیلت کے سلسلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ نصف شعبان کی رات میں اپنی تمام مخلوق کی طرف ایک خاص توجہ فرماتے ہیں اور مشرک اور کینہ ور آدمی کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ عن معاذ بن جبل رض)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں (قبائل عرب میں اس قبیلہ کی بکریاں سب سے زائد تھیں)

(رواہ البیہقی من حدیث عائشۃ بطولہ ورواہ ابن ابی شیبہ والترمذی وابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات میں عبادت کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور دن میں روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی کا طالب کہ میں اسے رزق دیدوں، ہے کوئی بیمار و پر کہ میں اسے آرام دیدوں اسی طرح خدا کی طرف سے طلوع فجر تک اعلان ہوتا رہتا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ والمنذری والخطیب)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے "ماثبت بالسنۃ" میں امام بیہقی کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طویل حدیث بیان کی ہے جس میں، اس رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل عبادت، طویل دعا، اللہ تعالیٰ کی کثیر مغفرت اور بہت سے گنہگاروں کی محرومی اور قبرستانِ مدینہ جنت البقیع میں تشریف لے جاکر آپ کا مردوں کے حق میں استغفار کرنا ذکر کیا ہے، اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس مضمون کی روایت متعدد طرق سے مروی ہے۔
(ماثبت بالسنۃ ص۲۰۲)

انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص تنہا اس رات کو عبادت میں زندہ کرے تو احادیث سابقہ کے پیش نظر یہ مستحب ہے اور فضائل کے باب میں ایسی حدیثوں پر عمل ہوتا ہے اسی کے امام اوزاعی قائل ہیں۔ (ماثبت بالسنۃ ص۲۱۱)

حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے خصوصی شاگرد رشید مفتی محمد شفیع صاحب مفتیٔ اعظم ہند و پاک نے لکھا ہے "یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام و تابعین سے اس رات میں جاگنا اور عمل مسنونہ پر عمل کرنا قابلِ اعتماد روایات سے ثابت ہوا ہے دیکھو آخر "مواہب اللدنیہ"

ابن حاج مکی تحریر فرماتے ہیں کہ سلف صالحین اس رات کی تعظیم کرتے اور اس کے لئے پہلے سے تیاریاں کرتے تھے (المدخل ص۲۴۸)

سرتاج اولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہٗ کے یہاں بھی اس رات کی عبادت کا خصوصی اہتمام ہوتا تھا، دیکھئے "غنیۃ الطالبین"

البتہ اس رات میں نوافل، تلاوت اور ذکر کے معمولات

مختلف مشائخ سے اپنے ذوق وحالات کے مطابق مروی ہیں، حضرت حکیم الامت تھانوی نے فرمایا کہ حسب مقدور تھوڑی تھوڑی سی مقدار میں سب عمل کرلے تو بہتر ہے جیسا کہ میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے معمول سے بھی ظاہر ہے۔

دسواں معمول شعبان کی پندرہویں تاریخ کو نفل روزہ رکھے اگر دو روزے رکھنے کا ارادہ اور توفیق ہو تو چودہ اور پندرہ کو رکھے اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ جس کو عرفہ کہتے ہیں روزہ رکھے، لیکن اگر چاند کے اختلاف کے سبب عرفہ کے روز عید ہونے کا شک وشبہ ہو تو آٹھویں کو روزہ ادا کرلے، نویں کو نہ رکھے۔

پندرہویں شعبان اور نویں ذی الحجہ کے روزے کے فضائل

شعبان کی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

(کما رواہ ابن ماجہ والبیہقی عن علیؓ)

عرفہ نویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں کیونکہ اسی دن حاجی میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں، اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارکان حج

کی معرفت اور ذبح اسماعیلؑ کے سلسلے میں حکم خدا کی معرفت ہوئی تھی، عرفہ کا روزہ جمہور علماء کے نزدیک سنّت ہے، اور یہی مذہب مختار ہے۔ (ماثبت بالسنۃ ص۲۴۵/۱۴۶)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(رواہ مسلم واللفظ لہ وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی قتادہ وابن ماجہ عن قتادۃ بن النعمان وابویعلی عن سہل بن سعد والطبرانی عن ابی سعید الخدری وزید بن ارقم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روزے کو ایک ہزار دنوں کے روزے کے برابر قرار دیتے ہیں۔

(رواہ الطبرانی باسناد حسن والبیہقی عن عائشہ رضؓ کذا فی الترغیب)

گیارہواں معمول

ہمسایہ، پڑوسی اور رشتہ دار میل ملاپ والا جب بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی اور خبر کے واسطے ایک دو مرتبہ جائیں، لیکن زیادہ دیر تک وہاں نہ ٹھہریں،

دعا اور تسلی کر کے جلد واپس آجائیں، غریب و محتاج ہو تو طاقت وقدرت کے مطابق اس کی امداد کریں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو تندرستی عطا کی ہے اور مالی مدد کرنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے فضائل

قرآن پاک کی سورۂ نساء آیت ۲۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو، اور حسن سلوک کرو والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ، اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور پاس والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس اور راہ گیروں کے ساتھ اور جو تمہاری ملک میں ہیں ان کے ساتھ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان گذرنے لگا کہ کہیں اس کو وارث بنادیں گے۔ (رواہ البخاری مسلم عن عائشہ)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو پڑوسی

کے حقوق کیا ہیں، جب تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو، جب قرض مانگے تو قرض دو، اور جب محتاج ہو تو اس کو صدقہ دو، جب مریض ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کرو، جب اس کو اچھی چیز ملے تو مبارکباد دو۔ اور جب مصیبت پہونچے تو اس کو تسلی دو جب مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔ اور اپنے مکان کی دیوار اونچی کر کے اسکی ہوا مت روکو الّا یہ کہ خود ہی اجازت دے، اور اپنی دیگچی کے بڑھیا کھانے کی خوشبو سے اس کو مت ستاؤ ہاں اگر اس میں سے اسے ہدیہ دیدو تو اور بات ہے اور اگر کوئی پھل خریدو تو اس کو ہدیہ بھیجو، اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو اس کو چپکے سے گھر میں داخل کرو۔ اور ان چیزوں کو دے کر اپنے بچوں کو باہر نہ بھیجو تاکہ پڑوس کے بچے اس کی حسرت نہ کریں۔ (اخرجہ الخرائطی وابوسعید القونوی فی البریقہ شرح الطریقہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رض)

آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص میرے اوپر کامل درجہ ایمان لانے والا نہیں جو اس حال میں پیٹ بھر کر رات گذارے کہ اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا ہو جبکہ وہ جانتا

بھی ہو۔ (رواہ الطبرانی والبزار)

ایک حدیث میں ہے کہ پڑوسی کا احترام ماں کے احترام کی طرح ضروری ہے بعض حدیث میں یہ بھی ہے کہ پڑوس کا حق ہر جانب سے چالیس گھروں تک ہے۔

(کذا فی البریقہ شرح الطریقۃ المحمدیہ للبرکلی)

حقوق کے اعتبار سے پڑوس تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مسلمان رشتہ دار پڑوسی، اس کے تین حقوق ہیں، ۱ حق جوار ۲ حق اسلام ۳ حق قرابت ۲ مسلمان پڑوسی، اس کے دو حق ہیں۔ ۱ حق جوار ۲ حق اسلام (۳) غیر مسلم پڑوسی اس کا ایک حق ہے، حق جوار یعنی پڑوسی ہونے کا حق۔

(رواہ الطبرانی والبزار)

آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی دنیاوی پریشانی کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کریں گے، اور جو دنیا میں کسی تنگ دست پر ادائے قرض کی آسانی پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا کریں گے، جو کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت

میں اس کی پردہ داری فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے دوسرے کسی بھائی کی مدد میں لگا ہو (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضؓ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے، اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی، بندہ عرض کرے گا اے رب میں کس طرح آپ کی بیمار پرسی کر سکتا، جبکہ آپ رب العالمین ہیں، خدا تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے بیمار پرسی نہیں کی۔ کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا۔

(رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ایک اور حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی نہیں کرتا مگر یہ کہ شام تک ستر ہزار فرشتے اس پر دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں، اسی طرح شام کو بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں

اور اس شخص کے لئے جنت میں باغیچہ ہوگا۔ (رواہ الترمذی عن علی رضؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت بامید ثواب کرے تو اس کو جہنم سے ستّر سال کی مسافت کے بقدر دور رکھا جائیگا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضؓ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، افضل اور بہتر بیمار پرسی مریض کے پاس سے جلدی اٹھ جانا ہے۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

بارہواں معمول

روزہ افطار کرنے کے وقت اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ پڑھیں اور افطار کے بعد ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھا کریں

افطار کے بعد دُعاء کے فضائل

یہ دونوں دعائیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

(رواہ ابو داؤد عن معاذ بن زہرۃ ورواہ ابو داؤد من حدیث ابن عمر)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افطار کے وقت کی دعاء رد نہیں کی جاتی۔

(رواہ ابن ماجہ والترمذی عن ابی ہریرۃ وعبداللہ بن عمرو بن العاص)

تیسرے درجہ کے معمولات

جوان لوگوں کے واسطے ہیں جو عبادت اور ذکر اللہ میں زیادہ مشغول رہنا چاہتے ہیں ان کے لئے مناسب ہے کہ پچھلے ذکر کئے ہوئے دو قسم کے معمولات بھی ادا کرتے رہا کریں اور حق تعالیٰ سے امید تاثیر اور اجر اور ثواب کی رکھیں، ریا کاری اور شہرت اور ناموری سے پرہیز کریں۔

پہلا معمول ہر روز صبح کی نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو مرتبہ پڑھیں۔

نماز صبح کے بعد استغفار کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
جو شخص استغفار کی پابندی کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتے ہیں اور اسے ایسے طریقہ سے روزی دیتے ہیں جس کا وہم گمان نہیں ہوتا (رواہ ابن السنی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم والبیہقی عن عبداللہ بن عباس)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا اعمال نامہ اس کو خوش کر دے تو چاہیئے کہ وہ استغفار کی کثرت کرے۔

(رواہ البیہقی عن الزبیرؓ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ایک سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ابن ابی شیبہ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ میدان جہاد سے نکل بھاگا ہو۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی من حدیث ہلال بن یسار و رواہ الحاکم عن ابن مسعودؓ)

دوسری حدیث بعد نماز فجر و عصر تین مرتبہ پڑھنے پر گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (رواہ ابن السنی فی کتابہ عن معاذ بن جبل)

دوسرا معمول صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسٓ شریف ظہر کے بعد

سورۂ رحمٰن، عصر کے بعد سورۂ عم یتساءلون، مغرب کی نماز کے بعد سورۂ واقعہ عشاء کے بعد سورۂ ملک یعنی تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں۔

سورۂ یٰسٓ کے فضائل

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر چیز کا ایک قلب (مرکزی مقام) ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے جو شخص اس کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے پر دس ہزار مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

(رواہ الترمذی والدارمی عن انسؓ)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص سورۂ یٰسٓ اللہ کی رضا جوئی کے لئے پڑھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لہذا اسے اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔

(رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم والبیہقی عن معقل بن یسار)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص شروع دن میں سورۂ یٰسٓ پڑھے تو شام اس کی ضرورتیں پوری کر دی جائینگی

(رواہ الدارمی عن عطا بن ابی رباح)

دیگر چند روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ یٰسٓ اپنے پڑھنے والوں سے دنیا کی مصیبت دور کرتی ہے آخرت کے خوف سے بچاتی ہے آنے والی برائی کو ہٹاتی ہے ہر ضرورت پورا کرتی ہے، اس سے سرکش شیطان بھاگتے ہیں، یٰسٓ خدا کی جناب میں سفارش ہے۔ مزید فضیلتوں کے لئے دیکھئے۔ (الدر النظیم ص۱۳۲/۱۳۸)

سورۂ رحمٰن کے فضائل

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کے لئے کچھ زیب و زینت ہوا کرتی ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ (رواہ البیہقی عن علی رض)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص سورۂ رحمٰن پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری پر رحم فرمائیں گے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ عالم بالا میں اس کو "ساکن الفردوس" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (کذا فی الدر النظیم ص۱۴۹)

سورۂ نبأ کے فضائل

سورۂ نبا کو جو شخص حالت سفر میں پڑھے گا وہ ہر آنے والی

مصیبت سے محفوظ رہے گا اور اس سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دیا جائیگا۔ (کذا فی الدر النظیم ص۱۵۵)

سورۂ واقعہ کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۂ واقعہ ہر رات میں پڑھا کرے۔ اس کو فاقہ نہیں پہنچ سکتا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اپنی صاحبزادیوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے، چنانچہ وہ رات میں پڑھا کرتی تھیں۔

(رواہ البیہقی عن ابن مسعود رضؓ)

سورۂ ملک کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیشک قرآن پاک میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے، اس سورت نے ایک آدمی کی سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت سورۂ ملک ہے۔ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم، وقال صحیح الاسناد، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ایک شخص کے پاس قبر میں عذاب کے فرشتے آئے وہ بڑا گنہگار تھا لیکن اس سورہ منجیہ کو پڑھا کرتا تھا (اس سورہ کا نام منجیہ بھی ہے یعنی عذاب سے نجات دلانے والی) چنانچہ اس سورت نے اپنے بازو اس پر پھیلا دیئے، اور اس نے سفارش کی، اے رب اس کو بخش دے کیونکہ یہ اکثر مجھ کو پڑھا کرتا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کی سفارش قبول کر لی، اور فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھ دو اور جنت میں درجہ بلند کرو۔

یہ سورہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی، اور اللہ سے یوں کہے گی کہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول کر، اور میں تیری کتاب میں نہیں تو پھر اس سے مجھے محو کر دے۔ (بعض روایتوں میں ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اس کی ناز برداری کرتے ہیں۔ کہیں گے غَضِبْتِ عَلَیَّ تو تو میرے اوپر سخت ناراض ہو گئی سورت کہے گی مجھے اس کا حق ہے (ابن کثیر) یہ سورہ پرندہ کی طرح اپنے بازو پھیلا دے گی اور اس کے لئے سفارش کرے گی،

اور عذاب قبر روک دے گی۔

(رواہ الخطیب من خالد بن معدان، فی مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پاؤں کی طرف سے عذاب قبر آئے گا تو سورۂ ملک کہے گی تمہارا میرے اوپر کوئی بس نہیں چلے گا۔ لَیْسَ لَکُمْ عَلٰی مَا قِبَلِیْ سَبِیْلٌ، سینہ اور پیٹ کی طرف آئے گا تو یہی کہے گی، سر کی طرف آئے گا تو یہی کہے گی، یہی سورت ہے جس کا نام "مانعہ" ہے یہ عذاب کو روک دیتی ہے اور تورات میں اس کا نام سورۃ الملک ہے۔ (رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد)

نسائی کی روایت میں مختصراً یہ آیا ہے کہ جو شخص سورۂ ملک ہر رات کو پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس سورہ کے پڑھنے کی وجہ عذاب قبر ہٹا دیں گے، ہم لوگ عہد رسالت میں اس کو "مانعہ" کے نام سے پکارتے تھے، جو شخص اس کو ہر رات میں پڑھے گا وہ خیر میں بہت زیادہ بڑھا ہوا اور انجام کار میں مبارک اور خوش گوار ہو گا۔ (کذا فی الترغیب للمنذری)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے

یہ بات محبوب ہے کہ سورۂ ملک ہر مومن کے دل میں ہو۔

(رواہ الحاکم عن ابن عباس)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ ملک نہیں پڑھ لیتے تھے سوتے نہیں تھے۔

(رواہ الترمذی، احمد والدارمی عن جابرؓ)

تیسرا معمول صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے کے دس منٹ بعد جس روز فرصت ہو نفل پڑھیں، اپنی فرصت اور شوق کے مطابق کبھی دو پڑھا کریں، کبھی چار پڑھ لیا کریں، آفتاب نکلنے کے بعد بہت جلد دس منٹ گذرنے سے پہلے نوافل پڑھنا بہت مکروہ ہے، اس قدر جلد مکروہ وقت میں پڑھنے سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے۔

نماز اشراق کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جائے، یہاں تک کہ طلوع آفتاب کے بعد دو رکعتیں پڑھ لے تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (رواہ الترمذی و ابن ابی الدنیا عن انسؓ)

دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(رواہ احمد وابوداؤد عن سہل بن معاذ)

اسی حدیث میں ایک دوسری روایت کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اللہ کا ذکر آفتاب نکلنے تک کرلے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

(رواہ ابویعلی الموصلی عن سہل بن معاذ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر اللہ کرتا رہے پھر دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھے تو اس کے بدن کی کھال کو جہنم کی آگ چھو بھی نہیں سکتی۔

(رواہ البیہقی عن ابی امامہؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھ جائے اور دنیا کی لغویات کا چرچا نہ کرے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ (آفتاب طلوع ہو جائے تب) چار رکعتیں صلوۃ الضحیٰ کی پڑھ لے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر ایسا نکل جائے گا جیسے

ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن اس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ (رواہ ابویعلی عن عائشہ)

صحاح ستہ کی احادیث متواترہ میں طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کو شدت کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو چار زانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا جیسا کہ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا (یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جائے) سے ظاہر ہے

(رواہ مسلم، وابوداؤد والترمذی والنسائی)

اس حدیث میں جو "اچھی طرح طلوع" ہو جانے کا ذکر ہے اسی کا ایک اندازہ دس منٹ سے لگایا گیا ہے۔

اور یہ جو فرمایا گیا کہ "اس قدر جلد مکروہ وقت میں پڑھنے سے نہ پڑھنا بہتر ہے" تو اس کی وجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ لوگ صلوٰۃ ضحیٰ طلوع آفتاب کے وقت پڑھ رہے ہیں تو فرمایا گیا کہ لوگ اس نماز کو اس وقت تک کیوں نہیں چھوڑ دیتے یہاں تک

کہ سورج ایک یا دو نیزوں کے برابر ہو جائے تب پڑھیں۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ ص۴۰۸ ج ۲)

چوتھا معمول مغرب کی نماز کے بعد دو سنت مؤکدہ ہیں ان کے بعد چار رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھا کریں، دل چاہے ایک سلام سے چاہے دو سلام سے، ان کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں، نفل کی نیت کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، جس روز دل کی رغبت اور شوق زیادہ ہو چھ رکعت پڑھے ورنہ چار پڑھنے سے بھی صلوٰۃ الاوابین ادا ہو جاتی ہے۔

نماز اوابین کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی واہیات گفتگو نہ کرے تو یہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہے۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ہریرۃ رض)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے چھ رکعتیں پڑھے تو اس کے پچاس برس کے

گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(اخرجہ ابن نصر عن ابن عمرؓ ذکرہ فی شروح الاربعہ للترمذی)

حضرت عمار بن یاسر کی حدیث میں سمندر کے جھاگ کی مانند گناہوں کی معافی کا ذکر ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن حبان وابن مندہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو اس کی یہ نماز علیین میں بلند کر دی جائے گی، (یعنی اس کو جنت کے اعلا مقام پر لے جائے گی) اور اس کو اس شخص جیسی فضیلت حاصل ہو گی جو مسجد اقصیٰ کے اندر شب قدر کو پالے اور اس کی یہ نماز نصف شب تک عبادت کرنے سے بہتر ہو گی۔ (رواہ الدیلمی عن ابن عباسؓ)

پانچواں معمول شوال کے مہینے میں عید کے بعد چھ روزے رکھا کرے دل چاہے برابر رکھتا چلا جائے چاہے ایک ایک دو دو متفرق کر کے رکھے، ماہ شوال میں پورے ہو جائیں اگر ناطاقتی اور تکلیف ہو تو نہ رکھے کچھ ضروری نہیں ہیں۔

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ ثواب میں اس شخص جیسا ہوگا جس نے تمام سال روزے رکھے ہوں۔

(رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ایوبؓ)

روایت میں ہے کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے اس دن جیسا پاک ہو کر نکلے گا، جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرؓ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوال کے چھ روزے سال بھر کے روزوں کے برابر ہیں کیونکہ ایک نیکی پر دس نیکیاں ملتی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا، (جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا اجر ملتا ہے) اور روزۂ رمضان کا ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر

ہوئے۔ (رواہ النسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان عن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلعم ورواہ احمد والبزار والطبرانی من حدیث جابر بن عبداللہ)

چھٹا معمول ہر مہینے میں، کبھی جمعرات کو کبھی پیر کے دن نفل روزہ رکھ لیا کرے۔

پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن کے روزوں کے بارے میں گاؤں کے رہنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، اسی دن میں پیدا ہوا، اسی دن مجھے نبوت ملی اور مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (رواہ مسلم واحمد والطبرانی عن ابی قتادۃ رض) اور اسی دن میں نے ہجرت کی (رواہ ابن عساکر عن مکحول ورواہ زنجویہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار ان روزوں کو ترک کرنا نہیں چاہیئے۔ (رواہ ابن عساکر)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے روزوں کی فکر و جستجو رکھتے تھے۔

(رواہ الترمذی عن عائشہ رض)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندوں کے اعمال (جناب باری تعالیٰ میں) پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں اسی لئے مجھے پسند ہے کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ساتواں معمول

رات کو جس وقت آنکھ کھل جائے وضو کر کے دو رکعت چار رکعت چھ رکعت جس قدر طاقت اور فرصت ہو دل کی رغبت ہو پڑھ لیا کریں تہجد کا ثواب مل جائے گا، خصوصاً رمضان المبارک میں زیادہ خیال رکھا کریں، تہجد کے لئے کوئی خاص سورتیں نہیں جس جگہ سے یاد ہو اور دل چاہے پڑھ لیا کریں۔

نماز تہجد کی فضیلت

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھ لیا کرو، جو آپ کے حق میں زائد چیز ہے، کیا عجب کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے

(قرآن مجید سورۃ الاسراء ۷۹)

"مقام محمود" مقام شفاعت کبریٰ ہے جس پر قیامت کے دن

فائز ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی بخشش کرائیں گے۔

(رواہ ابن کثیر واحمد عن ابی ہریرہ وابن جریر عن ابن عباس وحسن رضؓ)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

بے شک پرہیزگار لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے اور اپنے رب کی عطا کردہ نعمتیں لے رہے ہوں گے (اس بات پر کہ) بے شک یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے، رات کو (تہجد پڑھنے کی وجہ سے) بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔ (سورہ ذریت آیت ۱۴ تا ۱۸)

تہجد کی فضیلت میں بہت سی احادیث ہیں یہاں چند احادیث کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز، تہجد ہے۔

(رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ فی صحیح)

حضرت عبداللہ بن سلام جو تورات کے زبردست عالم تھے مدینہ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چہرۂ انور دیکھ کر یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، آپ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے

سب سے پہلا کلام جو آپ کی زبان مبارک سے سنا وہ یہ تھا،
یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ۔ وَصِلُوا
الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ
بِسَلَامٍ ۔ اے لوگو سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ،
رشتہ داریوں کو جوڑو، اور رات میں تہجد کی نماز پڑھو جبکہ
لوگ سو رہے ہوں تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے
(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت میں ایک محل ہے
جس کا اندرونی حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر
آتا ہوگا ابو مالک اشعریؓ نے پوچھا، یہ کس کو ملے گا۔ اے
اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا، اسکو جو شیریں کلام
ہو اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہو اور نماز تہجد میں کھڑے ہوئے
رات گذارتا ہو جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

(رواہ الطبرانی باسناد حسن والحاکم عن عبد اللہ بن عمرو وقال صحیح علی شرطہما)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت
میں ایک درخت ہے جس کے اوپر سے جوڑا اور نیچے سے

سونے کا گھوڑا نکلے گا، اس کی زین اور لگام موتی اور یاقوت کے ہوں گے، وہ نہ تولید کرے گا نہ پیشاب اس کے کئی پر ہوں گے. حد نظر پر اس کے قدم پڑیں گے پھر اہل جنت اس پر سوار ہوں گے تو وہ ان کو لے کر اڑے گا جہاں جانا چاہیں گے یہ شان دیکھ کر ان سے نیچے درجے والے جنتی کہیں گے، اے رب تیرے بندے اس مرتبہ پر کیونکر پہونچے تو ان سے کہا کہا جائے گا کہ یہ لوگ رات میں نماز (تہجد) پڑھتے تھے اور تم لوگ سوتے رہتے تھے، یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے پیتے تھے، یہ خرچ کرتے تھے اور تم بخیلی کرتے تھے یہ جان کی بازی لگاتے تھے اور تم بزدل بنے رہتے تھے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا عن علی رضہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن ایک ہی میدان میں جمع ہو گے، ایک اعلان کرنے والا فرشتہ کہے گا، وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خوابگاہوں سے الگ رہتے تھے (یعنی تہجد پڑھتے تھے) بس وہ لوگ اٹھیں گے تعداد میں تھوڑے ہوں گے اور بغیر

حساب وکتاب جنّت میں داخل ہوں گے پھر اس کے بعد تمام لوگوں کو حساب وکتاب دینے کا حکم ہوگا۔

(رواہ البیہقی، کذافی الترغیب)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی رات میں نماز (تہجد) زیادہ ہوگی اس کا چہرہ دن میں زیادہ حسین ہوگا۔ (رواہ ابن ماجہ وابن السنی عن جابر رض)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں تہجد ضرور پڑھنا چاہئے، اس لئے کہ یہ تمہارے سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، اور تمہارے رب سے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔ (رواہ الترمذی عن ابی الدنیا وابن خزیمہ والحاکم عن ابی امامۃ الباہلی وقال الحاکم صحیح علی شرط البخاری)

دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ بدن سے بیماری کو دور کرنے والی ہے۔

(رواہ الطبرانی عن سلمان الفارسی والترمذی عن بلال رض)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص رات کو اٹھے

اور اپنی گھر والی کو بیدار کرے اور دونوں نماز (تہجد) کی دو رکعتیں پڑھیں تو ان دونوں کو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھا جائیگا۔ (رواہ النسائی وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرہ وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین)

ایک اور حدیث میں خوش نصیبوں کا ذکر ہے جن کے تین انعامات ہیں ۱ خدا ان سے محبت کرتا ہے ۲ ان کے سامنے ہنستا ہے ۳ ان سے خوش ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کی خوبصورت بیوی ہو عمدہ نرم بستر ہو اور وہ ان کو چھوڑ کر رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھے اس کے بارے میں خدا خود فرمائے گا کہ اس نے اپنی خواہش چھوڑ دی اور میرا ذکر کیا حالانکہ اگر یہ چاہتا تو سو جاتا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن عن ابی الدرداء رض)

اسی حدیث کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا؟ میرے بندے کو اس کام (تہجد پڑھنے) پر کس چیز نے آمادہ کیا فرشتے عرض کریں گے، اے رب آپ کے پاس کی چیز (جنت ونعمت) کی امید نے اور آپ کے پاس کی چیز

(دوزخ وعذاب) کے خوف نے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تحقیق میں نے ان کو وہ چیز عطا کر دی جس کی امید کی تھی اور اس چیز سے محفوظ کر دیا جس سے وہ ڈرتے تھے۔

(رواہ احمد وابویعلی وابن حبان والطبرانی عن ابن مسعود رضؓ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں ان کے لئے خدا نے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گذرا ان نعمتوں کو مقرب فرشتے اور نبی مرسل بھی نہیں جانتے۔

(رواہ الحاکم وصححہ کذافی الترغیب)

استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم میں دن میں ستّر دفعہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ سَو سَو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ط

(معارف الحدیث۔ مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی خطا کار ہے (کوئی ایسا نہیں ہے جس سے کبھی کوئی خطا یا لغزش سرزد نہ ہو) اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا و قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ (گناہ کر کے) استغفار کرے (یعنی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) پھر وہ اگر دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے تو (اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ واستغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائیگا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔ وہ یہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابوداؤد)

استغفار کی برکات۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑلے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے)

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تنگی اور مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا اور اس کی ہر فکر اور ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرماوے گا۔ اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا۔ جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہو گا۔

(مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنیوالے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، اے میرے مالک! مجھ سے گناہ ہو گیا، مجھے معاف فرما دے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا ــــ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا، اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا، پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ میرے مالک! مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرما دے، تو اللہ

تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ وقصور معاف بھی کرسکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا۔ اسکے بعد جب تک اللہ تعالےٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا۔ اور کسی وقت پھر کوئی گناہ کر بیٹھا اور پھر اللہ تعالےٰ سے عرض کیا! اے میرے مالک و مولیٰ! مجھ سے اور گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے! تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کرسکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اب جو اس کا جی چاہے کرے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

مرنے والوں کیلئے سب سے بہتر تحفہ استغفار (دعائے مغفرت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر میں مدفون مردے کی مثال بالکل اس کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لیے چیخ و پکار کر رہا ہو۔ وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا بھائی بہن یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت و مغفرت کا تحفہ پہنچے۔

جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا ومافیہا سے زیادہ عزیز ومحبوب ہوتا ہے ۔ اور دنیا میں رہنے بسنے والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جاسکتی ہے ۔ اور مردوں کے لئے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجے اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔

(مسند احمد، معارف الحدیث)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ عام مومنین ومؤمنات کے لئے ہر روز (۲۵ یا ۲۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی

دعا کرے گا، وہ اللہ تعالےٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے۔

(اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔)

ترجمہ۔ اے اللہ تمام مؤمنین اور مؤمنات اور تمام مسلمین و مسلمات کی بخشش فرما جو ان میں سے زندہ ہوں (ان کی بھی) اور جو ان میں سے وفات پا گئے ہوں (ان کی بھی)

(حصن حصین)

سیّد الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں یوں عرض کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ۔ اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو وہ بلاشبہ جنّت میں جائے گا۔ اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی رات میں وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنّت میں جائے گا۔

(صحیح بخاری، معارف الحدیث)

تشریح۔ اس استغفار کی اس غیر معمولی فضیلت کا راز بظاہر یہی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں عبدیت کی روح بھری ہوئی ہے۔

صلوٰۃ استغفار

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق وصدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے. جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے پھر نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔ الآیۃ۔ (معارف الحدیث۔ جامع ترمذی)

صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا۔

اے عباس، اے میرے چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں۔ وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرما دے گا

(۱) اگلے بھی اور (۲) پچھلے بھی (۳) پرانے بھی اور (۴) نئے بھی (۵) بھول چوک سے ہونے والے بھی اور (۶) دانستہ ہونے والے بھی (۷) صغیرہ بھی اور (۸) کبیرہ بھی (۹) ڈھکے چھپے اور (۱۰) علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں

سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرارت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیحات کے بعد یہ کلمہ دس دفعہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں قیام سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں پہلی اور دوسری رکعت میں بغیر تکبیر کہے قیام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں کلمہ پچھتر مرتبہ کہیں۔

(میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔ اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں تو ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ہی پڑھ لیں۔ (سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ)

دعوات کبیر للبیہقی، معارف الحدیث)

نماز استخارہ

(۱) **مسئلہ**:۔ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کئے نہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمانی نہ ہوگی۔ (رد المحتار جلد ۱ ص ۷۱۸)

(۲) **مسئلہ**:۔ استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ج اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ

وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ط۔

ترجمہ۔ اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام دنیا و آخرت میں شر (اور بُرا ہے) تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اس پر مجھے راضی فرما۔

اور جب "ھٰذا الْاَمْرَ" پر پہنچے (جس لفظ پر لکیر بنی ہے) تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کا استخارہ کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو

سو جائے۔ جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیے۔ (الدر المختار، ج ۱ ص ۷۱۸)

(۳) **مسئلہ**:۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردّد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی۔ الدر المختار ج ۱ ص ۷۱۸)

(۴) **مسئلہ**:۔ اگر حج فرض کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں۔ (صحیح بخاری۔ الدر المختار ج ۱ ص ۷۱۸ معارف الحدیث)

صلوٰۃ الحاجات

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو، کسی بندے سے واسطہ ہی نہ ہو، یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو۔ بہر صورت) اس کو چاہیئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو

کرے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثنا کرے اور اس کے نبی (علیہ السلام) پر درود پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ج اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (معارف الحدیث، رواہ الترمذی، وابن ماجہ)

ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں۔ اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری

کئے بغیر نہ چھوڑ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل معمول تھا اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔

(سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

نماز کسوف

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) سورج گہن میں آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے جیسے آپ کو ڈر ہو کہ اب قیامت آجائے گی۔ پھر آپؐ مسجد آئے اور آپ نے نہایت طویل رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے کبھی آپ کو ایسی طویل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اس کے بعد آپ نے فرمایا، (کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کی) یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف اور فکر کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اس کو یاد کرو اور اس سے دعاء اور

استغفار کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز استسقاء

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قراءت بالجہر کی اور قبلہ رُو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپؐ نے قبلہ کی طرف اپنا رُخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معصيتك، ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصائب الدنيا، اللهم متعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ما أحييتنا، واجعله الوارث منا، واجعل ثارنا على من ظلمنا، ولا تجعل مصيبتنا في ديننا، ولا تجعل الدنيا أكبر همنا، ولا مبلغ علمنا، ولا تسلط علينا من لا يخافك فينا ولا يرحمنا.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ج لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

برادرانِ اہلِ اسلام و دینداران طالبِ آخرت و نیک فرجام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ عہدنامہ جو آج کل نہایت ہی مشہور و مروّج ہے اور ہزاروں دفعہ مطابع میں چھپتا رہتا ہے ایک نہایت متبرک اور جامع دُعا ہے۔ جس قدر اس کی تعریف کی جائے بجائے کتب اسلامیہ معتبرہ میں بھی اُس کا ذکر ہے اور ہمیشہ سے اہل علم و دین اُس کو پسند فرماتے رہتے ہیں اور چونکہ وہ الفاظ حدیثِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اس لئے اُس کی فضیلت و برکت کو بلا انکار سب مانتے ہیں۔

لیکن اس کے شروع میں بے شمار ثواب اور فضیلت وغیرہ کی نسبت اردو میں لکھا جاتا ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایسا ایسا فرمایا ہے اور حضرت جابرؓ اور خاتون جنّت اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم وغیرہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سُنا ہے یہ باتیں صحیح اور معتبر نہیں ہیں اور ان پر یقین رکھنا جائز نہیں ہے اور اہل عقل و دین خوب جانتے ہیں کہ بات وہی اچھی ہوتی ہے جو صاف صاف شریعت میں جائز و معتبر ہو۔ لہٰذا بہ نیّتِ ثواب و خیر خواہی دیندارانِ بندہ خاکسار فقیر اَصغر حُسین حسنی حنفی دیوبندی عفی عنہٗ نے اِس عہد نامہ کو ایسے فضائل اور ثواب لکھ کر جو شریعت میں معتبر اور علمائے حقانی کے نزدیک صحیح ہیں جدید طرز پر ترتیب دیا۔

دعائے عہد نامہ بالکل بجنسہ وہی ہے جو مروّج اور مشہور عہد نامہ میں ہوتی ہے البتہ بار بار چھپنے میں جو ایسی غلطیاں ہو گئی تھیں جن کی طرف کسی کو خیال نہیں ہوتا ان کو معتبر کتابوں کے مطابق صحیح کر دیا ہے اور ترجمہ کو کسی قدر عام فہم بنا دیا ہے۔ امید ہے کہ طالبانِ ثواب اس کو پڑھ کر ثواب و اجر آخرت حاصل فرمائیں گے۔

فضیلت اور ثواب اور طریقہ پڑھنے عہد نامہ مکرم و معظم کا

جو شخص صدق دل سے اس عہد نامہ کو پڑھے انشاء اللہ ضرور

بالضرور جنت میں داخل ہو اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کو نصیب ہو۔ اس کے پڑھنے والے پر انشاء اللہ جواب منکر ونکیر کا آسان ہو اور قبر کا عذاب اُس سے دور کیا جائے۔ امید ہے ذات پاک پروردگار سے کہ اس عہدنامہ کے ہمیشہ حضور دل سے پڑھنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا۔ اور اس کے واسطے مکان موتی کے اور مسند بچھی ہوئی اور اونچے تخت تیار ہوں گے اور جا بجا نرم تکیے اور ہر طرح کی نعمتیں موجود ہوں گی۔ اور زوجہ اُس کو حورانِ بہشتی میں سے ملیں گی ستّر بلکہ جس قدر وہ چاہے۔

اور جو شخص اِس عہدنامہ کو مکان میں رکھے جنات وشیاطین اور بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر ایک ایک قطرہ شہد ڈال کر کسی بیمار کو پلاوے تو صحت پاوے مرض سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

طریقہ:۔ اِس کے پڑھنے کا مناسب اور مفید یہ ہے کہ صبح کی نماز سے فراغت پانے کے بعد اور جو کچھ وظیفہ معمولی پڑھا کرتا ہے اُس کے ختم ہونے کے بعد باوضو قبلہ رُو بیٹھ کر اوّل تین مرتبہ

درود شریف اُس کے بعد دل کو خوب جمع کر کے نہایت صحیح طور سے ایک مرتبہ اس دعائے عہد نامہ کو پڑھے اور اگر تین مرتبہ پڑھے تو بہتر ہے بعد ازاں تین مرتبہ پھر درود شریف پڑھے اور ختم کر دے اور چاہیئے کہ ترجمہ کو بھی غور سے دیکھا کرے اور سمجھے کہ کیا معنی ہوتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھا کرے ورنہ جب کبھی فرصت اور موقع ہو اِس عہد نامہ کو پڑھا کرے۔ اور مناسب یہ ہے کہ عہد نامہ کو یاد کر کے کسی عالم یا واقف کو سنا دے اِس کے بعد پڑھنا شروع کرے تاکہ غلط پڑھ کر ثواب سے محروم نہ رہے۔

دُعائے عہد نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور ظاہر کے تو ہی رحم کرنیوالا بڑا مہربان اے اللہ میرے

اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بِاَنِّيْ

تحقیق میں عہد کرتا ہوں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں ساتھ اس کے کہ تحقیق میں

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ

گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے ایک بھی نہیں ہے کوئی شریک

لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

تیرا اور گواہ ہوں میں کہ محمد نبی بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے ہیں

فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى

پس مت سونپ تو مجھ کو میری طرف کیونکہ اگر تو مجھ کو میری طرف سونپ دیگا تو

نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ ۝

مجھ کو برائی سے قریب کر دے گا اور بھلائی سے دور کر دے گا

وَاِنِّيْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ

اور تحقیق میں بھروسہ نہیں رکھتا مگر تیری رحمت پر پس تو بھی میرے لئے اپنی طرف سے ایک

عَهْدًا تُوْفِيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

ایک عہد کر دے جسکو مجھے قیامت کے دن پورا کرے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا

الْمِيْعَادَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وعدہ کو اور خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہو بہترین مخلوق خدا یعنی حضرت محمد پر

وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

اور آپؐ کی اولاد اور دوستوں پر سب پر تیری رحمت سے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

(یہاں تک عہد نامہ ختم ہوگیا۔)

اب اس کے بعد حدیث شریف سے ایک متبرک کلمہ کی فضیلت اور ثواب لکھا جاتا ہے۔ حدیث شریف کی نہایت معتبر کتاب ابوداؤد اور ابن ماجہ شریف میں روایت ہے کہ حضرت عیاش رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کلمہ کو صبح کے وقت پڑھے اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں گی۔ اور دس گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹادئے جائیں گے، اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے، اور شام تک شیطان کی بدی سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کے وقت پڑھے تو بھی اسی قدر ثواب ہوگا جو ابھی بیان کیا گیا اور صبح تک شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رہے گا۔

حضرت ابو عیاشؓ سے ذکر سننے کے بعد ایک ولی اللہ خدا کے مقبول بزرگ کو خواب میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب

ہوئی انھوں نے عرض کیا کہ ابو عیاشؓ کہتے ہیں کہ حضور نے فلاں کلمہ کا اس قدر ثواب بیان فرمایا ہے۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو عیاس سچ کہتے ہیں۔

اے مسلمانو! اِس دُعا کو جان و دل سے یاد کرو اور فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ پڑھا کرو۔ دعا یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

تعویذ:۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی تعویذ بتلا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ۔ یہ دعا حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی شریف میں ہے۔ فقط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَلِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا

اسمائے حسنیٰ کے یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے دخولِ جنت کی بشارت آئی ہے۔ اور ان کے توسّل سے دعا مانگنا موجبِ قبولیت ہے

حدیث شریف کی سب سے بڑی کتاب بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی یاد رکھے گا ان کو جنت میں داخل ہوگا

دیندار مسلمانوں کے پڑھنے اور یاد کرنے کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر روز صبح کی نماز کے بعد ان اسمائے مبارک کو تین مرتبہ یا کم از کم ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اور زبانی یاد کرلیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَسۡمَآءُ اللّٰہِ الۡحُسۡنٰی

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
وہ اللہ ایسا ہے کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں اسکے سوا

الرَّحْمٰنُ ۲	الرَّحِيْمُ ۳	الْمَلِكُ ۴	الْقُدُّوْسُ ۵	السَّلَامُ ۶
بہت مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ	پاک ذات	سلامتی والا
الْمُؤْمِنُ ۷	الْمُهَيْمِنُ ۸	الْعَزِيْزُ ۹	الْجَبَّارُ ۱۰	الْمُتَكَبِّرُ ۱۱
امن دینے والا	پناہ دینے والا	غالب	زبردست	بڑائی والا
الْخَالِقُ ۱۲	الْبَارِئُ ۱۳	الْمُصَوِّرُ ۱۴	الْغَفَّارُ ۱۵	الْقَهَّارُ ۱۶
بنانے والا	پیدا کرنے والا	صورت بنانیوالا	بخشنے والا	دباؤ والا
الْوَهَّابُ ۱۷	الرَّزَّاقُ ۱۸	الْفَتَّاحُ ۱۹	الْعَلِيْمُ ۲۰	الْقَابِضُ ۲۱
بہت دینے والا	روزی دینے والا	کھولنے والا	جاننے والا	تنگ کرنے والا
الْبَاسِطُ ۲۲	الْخَافِضُ ۲۳	الرَّافِعُ ۲۴	الْمُعِزُّ ۲۵	الْمُذِلُّ ۲۶
کشادہ کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا	ذلیل کرنے والا
السَّمِيْعُ ۲۷	الْبَصِيْرُ ۲۸	الْحَكَمُ ۲۹	الْعَدْلُ ۳۰	اللَّطِيْفُ ۳۱
سننے والا	دیکھنے والا	فیصلہ کرنیوالا	انصاف کرنیوالا	بھید جاننے والا
الْخَبِيْرُ ۳۲	الْحَلِيْمُ ۳۳	الْعَظِيْمُ ۳۴	الْغَفُوْرُ ۳۵	الشَّكُوْرُ ۳۶
خبردار	تحمل والا	عظمت والا	بخشنے والا	قدردان
الْعَلِيُّ ۳۷	الْكَبِيْرُ ۳۸	الْحَفِيْظُ ۳۹	الْمُقِيْتُ ۴۰	الْحَسِيْبُ ۴۱
بلندی والا	بڑائی والا	حفاظت کرنیوالا	روزی پہنچانیوالا	کفایت کرنیوالا

الْجَلِيلُ ۴۲	الْكَرِيمُ ۴۳	الرَّقِيبُ ۴۴	الْمُجِيبُ ۴۵	الْوَاسِعُ ۴۶
بزرگی والا	عزت والا	نگہبان	قبول کرنیوالا	کشائش والا
الْحَكِيمُ ۴۷	الْوَدُودُ ۴۸	الْمَجِيدُ ۴۹	الْبَاعِثُ ۵۰	الشَّهِيدُ ۵۱
حکمت والا	محبت کرنیوالا	بڑی شان والا	اٹھانے والا	حاضر
الْحَقُّ ۵۲	الْوَكِيلُ ۵۳	الْقَوِيُّ ۵۴	الْمَتِينُ ۵۵	الْوَلِيُّ ۵۶
سچا مالک	کام بنانے والا	زور آور	قوت والا	حمایت کرنیوالا
الْحَمِيدُ ۵۷	الْمُحْصِي ۵۸	الْمُبْدِئُ ۵۹	الْمُعِيدُ ۶۰	الْمُحْيِي ۶۱
خوبیوں والا	گنتی والا	پہلی بار کرنیوالا	دوسری بار کرنیوالا	جلانے والا
الْمُمِيتُ ۶۲	الْحَيُّ ۶۳	الْقَيُّومُ ۶۴	الْوَاجِدُ ۶۵	الْمَاجِدُ ۶۶
مارنے والا	زندہ	سب کا تھامنے والا	پانے والا	عزت والا
الْوَاحِدُ ۶۷	الْأَحَدُ الصَّمَدُ ۶۸	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ ۶۹	الْمُقَدِّمُ ۷۱
اکیلا	بے احتیاج	قدرت والا	مقدور والا	آگے کرنیوالا
الْمُؤَخِّرُ ۷۲	الْأَوَّلُ ۷۳	الْآخِرُ ۷۴	الظَّاهِرُ ۷۵	الْبَاطِنُ ۷۶
پیچھے کرنے والا	سب سے پہلے	سب سے پیچھے	ظاہر	چھپا
الْوَالِي ۷۷	الْمُتَعَالِي ۷۸	الْبَرُّ ۷۹	التَّوَّابُ ۸۰	الْمُنْتَقِمُ ۸۱
مالک	پاک صفتوں والا	احسان کرنیوالا	رجوع کرنیوالا	بدلہ لینے والا

العَفُوُّ ۸۲	الرَّءُوْف ۸۳	مَالِكُ المُلْكِ ۸۴	ذُوالجَلَالِ وَالاِكْرَام ۸۵
معاف کرنیوالا	نرمی کرنیوالا	ملک کا مالک	صاحب عزت کا اور بخشش کا
المُقْسِطُ ۸۶		الجَامِعُ ۸۷	الغَنِیُّ ۸۸	المُغْنِیُ ۸۹
انصاف کرنے والا		اکٹھا کرنیوالا	بے پرواہ	بے پرواکرنیوالا
المَانِعُ ۹۰	الضَّارُّ ۹۱	النَّافِعُ ۹۲	النُّوْرُ ۹۳	الهَادِیُ ۹۴
روکنے والا	نقصان پہنچانیوالا	نفع پہنچانیوالا	روشن کرنیوالا	ہدایت کرنے والا
البَدِیْعُ ۹۵	البَاقِیُ ۹۶	الوَارِثُ ۹۷	الرَّشِیْدُ ۹۸	الصَّبُوْرُ ۹۹
نئی طرح پیدا کرنیوالا	باقی رہنے والا	سب کا وارث	نیک راہ بتانیوالا	صبر کرنے والا

منظوم نود و نہ نام باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

از حضرت عارف باللہ میانجی عبداللہ شاہ صاحب، عرف میانجی منّا شاہ صاحب قدس سرہٗ

مؤسس دار العلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل ہو اللہ والرحیم وقدیم	حق ورحمٰن والحکیم وکریم
مالک ومومن وعزیز وغفور	خالق ونافع وعظیم وشکور
متکبّر مصوّر وغفّار	الحمید ومہیمن وقہّار
عدل وقدوس واجد وماجد	حیّ وقیوم قادر وواحد

رافع و مانع رقیب و مجیب
واسع و منتقم مقیت و حسیب

مالک الملک و اللطیف و خبیر
باسط و مقسط و سمیع و بصیر

خالق باری و صمد و وہاب
برّ و جبّار مقتدر توّاب

رب و رازق و مخفض و مانع
ضارّ و فتّاح مبدئ و جامع

ظاہر و باطن و معزّ و علیم
حافظ و قابض و رؤف و حلیم

باعث و محیی و ممیت و ولی
اول و آخر و کبیر و علی

ہادی و منعم و معین و معید
وارث و باقی و غنی و مجید

الحفیظ و قوی بدیع و جلیل
الوجود و متین و رم و وکیل

ہم مقدّم موخرست و رشید
متعالی رؤف منیر و شہید

الصّبور و محیط باز سلام
والی ذوالجلال والاکرام

ختم کردم من ایں نُوَدْنُہ نام
بر نبی و آل باد سلام

نُوَدْنُہ نام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

از حضرت میانجی منّا شاہ صاحب موصوفؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و احمد و محمود و حامد و ماحی
سراج و قاسم و مقصود خاتم و داعی

رسول وہادی ومہدی ومہتدی وبشیر
نبی ومطہر وطاہر ومجتبیٰ ونذیر

خلیل وطٰہٰ ویٰسین ومزمّل وحافظ
شہید وحجت وبرہان مہلل وواعظ

بیان وحاشر وقائم مدثر وعاقب
کلیم وصادق وعادل ومصدّق وصاحب

منیر ونور ومنور مبین وجوّاد وغنی
امین قریشی ومکی وہاشمی مدنی

حبیب وطیب وفتّاح ومتقی وشکور
منیب اول متوسط وآخر ومذکور

امام ووالی عربی وابطحی سابق
شفاء ورحمت وشافع ومشفع وناطق

عزیز ومقتصد ومصطفٰے رؤف ورحیم
مذکر وآمر وناہی ومحرم ست کریم

فصیح وظاہر وباطن رشید وحق وخطیب
مطیع وناصر ومختار ہم رقیب وقریب

حریص وبارّ ومطیّب صفی حکیم وعلیم
مبین علیم وعلیہ الصّلوٰۃ والتسلیم

بعض وہ دعائیں جن کی احادیث میں بہت فضیلت اور ثواب ہے لکھی جاتی ہیں۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں۔ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری ہیں اور خدا تعالیٰ کو بہت محبوب اور پیارے ہیں۔ وہ دو کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ؕ

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو مرتبہ پڑھے معاف کئے جائیں گے اُس کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں یعنی بے شمار ہوں۔

ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ادائے قرض کے لیے یہ دعا پڑھے اگر قرض پہاڑ کی برابر بھی ہوگا تب بھی ادا ہوجائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی مصیبت اور غم میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھتے تھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو مرتبہ کہا کرتے تھے۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ۝۔

اور ترمذی شریف میں حدیث ہے جس نے کہا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ وہ بخشا گیا اگرچہ لشکر سے بھاگا ہو۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے تو کوئی اس کو منع کرنے والا نہیں بہشت میں داخل ہونے سے سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص پڑھے اس کو سوتے وقت امن میں رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گھر کو اور اُسکے ہمسایہ کے گھر کو۔ (مشکوٰۃ شریف)

مشکوٰۃ شریف میں بروایت ترمذی مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتّوں کے درخت کے پاس سے گذرے اور اُس کی شاخوں پر اپنی لاٹھی ماری پس پتّے جھڑے فرمایا بے شک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر بندے کے گناہوں کے گناہوں کو اِسی طرح جھاڑتا ہے جس طرح اس درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔

بخاری شریف میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس دعا یعنی

سید الاستغفار کو دن میں پڑھ لے اور مر جاوے تو یقیناً جنّتی ہے۔ اور اگر رات کو پڑھ لے اور مر جاوے تو یقیناً جنّتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اور ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا یونس علیہ السّلام کی جب پکارا اُنھوں نے اور وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

نہیں دُعا کرتا ساتھ اِس کے کوئی مسلمان کسی حاجت میں مگر قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ للدعاء واستجب دعوتی

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

حصّہ سوم

ارشادُ النبّی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

عارف باللہ عالم ربّانی حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ
محدث دار العلوم دیوبند
خلیفہ و مجاز سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے علیم وحکیم کی حمد وثنا کرنا انسان کی نجات کا کا سبب ہے اور سرورِ عالم رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا پڑھنا اور اُن پر عمل کرنا قوت ایمان اور دل کی روشنی کا باعث ہے اسلئے یہ ارشادات کتب حدیث کی نہایت معتبر کتابوں سے انتخاب کر کے دیندار مسلمانوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ جو لوگ اس کو پڑھیں احقر مؤلف کے لئے دُعائے خیر فرماویں۔

بندہ اصغر حسین عفی عنہٗ
حسنی حنفی دیوبندی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا لکھ لیتا تھا مجھے لوگوں نے منع کیا کہ ہر ایک بات کو نہ لکھا کرو۔ آپ آخر بشر ہی تو ہیں کبھی معمولی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں اور کبھی غصہ میں کچھ فرما دیتے ہیں۔ میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ اور ایک دفعہ آنحضرت صلعم سے اس کی نسبت عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ لکھ لیا کرو اور دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ خدا کی قسم حق کے سوا اس سے کوئی بات نکلتی ہی نہیں پس آپ کے تمام اقوال وافعال سراپا ہدایت اور واجب التعظیم ہیں اس لئے اس مختصر میں مختلف مضامین کے بعض ارشادات جمع کئے گئے۔ فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

(الف)

ارشاد۔ اچھا وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھلاوے۔

ارشاد۔ اے لوگو مرنے سے پہلے خدا کے سامنے توبہ کر لو۔

ارشاد۔ آدمی خاک سے پیدا ہوا اور خاک ہی میں مل جائے گا۔

ارشاد۔ ایک گناہ ایسا ہے جو معاف ہی نہیں ہوتا وہ شرک ہے۔ اور ایک ایسا ہے کہ ضرور اس کا بدلہ دیا جاتا ہے۔ وہ لوگوں پر ظلم کرنا ہے اور ایک ایسا ہے کہ معاف بھی ہو جاتا ہے یہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حقوق میں قصور اور گناہ ہوتے ہیں۔

ارشاد۔ آدمی کی موت جیسے ہر جگہ اس کو تلاش کر لیتی ہے ایسے ہی رزق بھی آدمی کو ڈھونڈ کر پہنچ جاتا ہے۔

ارشاد۔ آدمی جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے (دنیا اور آخرت میں انہیں کے ساتھ رہتا ہے۔

ارشاد۔ اگر ماں اور باپ دونوں ایک ساتھ پکاریں تو پہلے ماں کو جواب دینا چاہیئے۔

ارشاد۔ ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

ارشاد۔ اپنے اہل و عیال پر جو شخص (باوجود مقدور کے) تنگی کرے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک نہایت مبغوض اور ناپسندیدہ ہے۔

ارشاد۔ اے تاجرو جھوٹ سے بچتے رہو۔

(ب)

ارشاد۔ بڑے بھائی کا رتبہ باپ کے مانند ہے۔

ارشاد۔ بازار میں کھانا بڑی نالائقی ہے۔

ارشاد۔ بات کرنے سے پہلے سلام چاہیئے جو شخص پہلے ہی بات شروع کر دے اس کو جواب نہ دو۔

ارشاد۔ بدون علم کے عبادت کرنے والا ایسا ہے جیسا چکّی چلانے والا گدھا (یعنی ضروری مسائل سے بھی واقف نہ ہو)

ارشاد۔ پانی پر چل کر جیسے کسی کے پاؤں خشک نہیں رہ سکتے اسی طرح دنیادار گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔

ارشاد۔ بُرے ہمنشیں سے تنہائی بہتر ہے۔

ارشاد۔ بہتر وہ شخص ہے جو آخرت کو دنیا کے لئے نہ چھوڑے اور اور دنیا کو آخرت پر نہ چھوڑے اور لوگوں پر بار نہ ہو یعنی دینی کام کرنے کے ساتھ دنیا کے کاروبار بھی کرتا رہے اور بیکار محتاج بن کر دوسروں پر اپنا بوجھ نہ ڈالے۔

ارشاد۔ بہت سے عابد جاہل ہوتے ہیں اور بہت سے عالم بدکار ہوتے ہیں۔ تم جاہل عابدوں اور بدکار عالموں سے بچتے رہنا۔

ارشاد۔ بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

ارشاد۔ بکری پالنا برکت کا سبب ہے۔

ارشاد۔ بدون علم کے جو شخص لوگوں کو فتویٰ دے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(ت)

ارشاد۔ تم خدا سے توبہ کیا کرو (دیکھو باوجود نبی ہونے کے) میں خود ہر روز ستّر مرتبہ توبہ کرتا۔

ارشاد۔ تم زنا سے بچو گے تو تمہاری عورتیں بھی بچی رہیں گی۔

ارشاد۔ تم اپنے باپوں سے اچھا معاملہ کرو تمہاری اولاد تم سے اچھا سلوک کرے گی۔

ارشاد۔ تم اہل زمین پر رحم کرو خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائیگا۔

ارشاد۔ تمام حاجتوں کو خدا تعالیٰ سے مانگو یہانتک کہ نمک بھی۔

(ث)

ارشاد۔ ثواب اسی قدر ہوتا ہے جس قدر مشقّت اٹھانی پڑے

ارشاد۔ ثابت قدم رہو اور لوگوں سے اچھے خلق سے پیش آؤ۔

(ج)

ارشاد۔ جو شخص تین کام کرے وہ آسانی سے روزہ رکھ لے گا۔ کھانا

کھانے کے بعد پانی پیوے (پیاس کے غلبہ میں پہلے ہی بہت سا پانی نہ پی جاوے جس سے بڑا ضرر ہوتا ہے) سحر کا کھانا کھاوے۔ قیلولہ کرے (دوپہر کو ذرا آرام کرے)

ارشاد۔ جو حمل گر جاوے اس کا بھی نام رکھدیا کرو۔

ارشاد۔ جب سر کٹ گیا تو تصویر نہ رہی۔ یعنی وہ کراہت اور ممانعت کا حکم نہ رہا جو تصویر میں ہوتا ہے۔

ارشاد۔ جس عالم کے علم سے مخلوق کو نفع پہونچے وہ ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

ارشاد۔ جو شخص تمہاری عیادت (بیمار پُرسی) کو نہیں آتا اس کی بھی عیادت کرو۔ اور جو شخص تم کو تحفہ نہیں دیتا اس کو بھی تحفہ دو۔

ارشاد۔ جو شخص ہنستے ہوئے گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا دوزخ میں جائے گا یعنی گناہ سے شرمندہ نہیں ہوتا ہے بلکہ بڑی جرأت اور بے باکی سے ہنسی مذاق اڑاتا ہوا گناہ کرتا ہے۔

ارشاد۔ جو شخص جس چیز سے محبّت رکھتا ہے اس کا ذکر اکثر رکھتا ہے

ارشاد۔ جو شخص میرے اہل بیت کے ساتھ کوئی بھلائی اور احسان کرے گا میں اس کو قیامت میں بدلہ دوں گا۔

ارشاد۔ عشق (صادق) میں مرجانے سے شہادت کا ثواب ملتا ہے۔

ارشاد۔ جو شخص عصر کے بعد سو وے اگر اس کی عقل ماری جاوے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے یعنی نہ اس وقت سوتا نہ عقل میں فتور آتا

ارشاد۔ جو شخص عاشورہ کے دن (۱۰ محرم کو) اپنے اہل وعیال پر وسعت کرے (کھانے پینے کا سامان ہر روز سے کسی قدر زیادہ اور اچھا کرے) خدا تعالیٰ تمام سال اس پر وسعت اور فراغت رکھے گا۔

ارشاد۔ جس سے علم سیکھتے ہو اس کی تعظیم کرو۔ اور جس کو سکھلاتے ہو اس کی بھی توقیر کرو یعنی جیسے استاذ کی تعظیم شاگردوں پر واجب ہے استاذ بھی شاگردوں کو ذلیل نہ سمجھے۔

ارشاد۔ جس گھر میں بچے نہیں برکت نہیں۔

ارشاد۔ جو چیز آنے والی ہے اس کو قریب سمجھو۔

ارشاد۔ جس نے حج کیا اور (خواہ مخواہ بلا عذر) میری زیارت نہ کی اُسنے مجھ پر ظلم کیا۔

ارشاد۔ جمعہ کے روز جو مسلمان مرجائے قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا

ارشاد جو شخص اپنے (اسلامی) بھائی کی حاجت میں کوشش کرے گا خدا تعالیٰ اس کا بھی کام پورا کرے گا۔

(ح)

ارشاد۔ حلال روزی کا طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے

ارشاد۔ حلال روزی کا طلب کرنا بھی ایک طرح کا جہاد ہے یعنی اس میں بھی بہت بڑا ثواب ملتا ہے۔

ارشاد۔ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ خدا تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے (اگر بلا ضرورت ہو)

ارشاد۔ حق بات کہو اگرچہ لوگوں کو تلخ معلوم ہو۔

(خ)

ارشاد۔ خلال کرنا بڑی صفائی ہے۔

ارشاد۔ خدا تعالیٰ نے جو چیز دنیا میں سب سے کم پیدا کی ہے وہ عقل ہے

ارشاد۔ خدا تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرماوے جو حلال روزی کمائے اور کفایت شعاری سے خرچ کرے اور اپنی حاجت اور ضرورت کے دن کے واسطے پس انداز کرے

ارشاد۔ خدا تعالیٰ خود بھی پاک ہے۔ اور پاک ہی مال کو قبول فرماتا ہے یعنی حرام سے صدقہ دینا خدا کی جناب میں مقبول نہیں بلکہ سخت گناہ کا باعث ہے۔

ارشاد۔ خط کے جواب کا بھی ایسا ہی حق ہے جیسے سلام کے جواب کا حق ہے۔ یعنی سلام کی طرح خط کا جواب بھی ضرور دینا چاہیئے۔

ارشاد۔ خرچ کرنے میں اپنے اہل وعیال سے شروع کرو (یہ نہ وہ تنگی اور رفاقہ میں بسر کریں اور تم مال لٹاؤ)

ارشاد۔ خدا تعالیٰ کو بہت عزیز وہ بندہ ہے جو اپنے عیال کو زیادہ نفع پہونچاوے۔

(د)

ارشاد۔ دھوپ میں (زیادہ دیر تک) نہ بیٹھا کرو۔ اس سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں (بدن میں سے) بدبو آنے لگتی ہے اور چھپی ہوئی بیماریاں نکل آتی ہیں۔

ارشاد۔ دو آوازیں دنیا اور آخرت میں لعنت کا سبب ہیں خوشی کے وقت راگ باجا اور مصیبت کے وقت چیخنا چلّانا۔

ارشاد۔ دو دوستوں میں کبھی جگہ تنگ نہیں ہوتی یعنی وہ ذرا سی جگہ میں مل کر آرام سے بہ خوشی بیٹھ جاتے ہیں۔

ارشاد۔ دیر تک جذامیوں کی طرف نہ دیکھا کرو۔

(ذ ر)

ارشاد۔ ذبح کئے ہوئے جانور کی جب تک (پوری طرح) جان نہ نکل جائے چیر پھاڑ نہ کرو۔

ارشاد۔ روزہ دار کو (اگرچہ اپنے کام میں لگا رہے) عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جب تک کہ کسی کی غیبت نہ کرے۔

ارشاد۔ روزہ رکھا کر و تندرست رہو گے۔

(ز)

ارشاد۔ زنا کے وبال سے مفلسی آجاتی ہے۔

ارشاد۔ زیادہ افضل اعمال میں نماز کو وقت پر پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

ارشاد۔ زیور مومن کا وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچتا ہے یعنی قیامت کے روز جنّتی زیور ہاتھ پاؤں میں وہاں تک پہنائے جائینگے جہاں تک وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔

(س ش)

ارشاد۔ سایہ اور دھوپ کے بیچ میں نہ بیٹھو۔ یعنی بالکل دھوپ میں بیٹھو یا سایہ میں یہ نہ ہو کہ کچھ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں رہے اس سے

مرض کا اندیشہ ہے۔

ارشاد۔ سونا اور ریشم میری امّت کی عورتوں کے لئے حلال ہے مردوں پر حرام ہے۔

ارشاد۔ سفر سے واپس آؤ تو اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ تحفہ ضرور لیتے آؤ۔ اور کچھ نہ ملے تو پتھر ہی اٹھا لاؤ یہ بطور تاکید اور مبالغہ کے فرمایا۔

ارشاد۔ سچّا تاجر جنت کے دروازوں سے نہ روکا جائے۔

ارشاد۔ سب سے زیادہ حیادار میری امت میں عثمان ہیں۔

ارشاد۔ شوہر جو کچھ اپنی زوجہ کو دیتا ہے اس میں صدقہ کے برابر ثواب ہے۔

ارشاد۔ شہید ہونے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر قرض معاف نہیں ہوتا۔

(ص)

ارشاد۔ صرف پاجامہ پہن کر (بلا کرتا وغیرہ) نماز نہ پڑھو (ضرورت میں مضائقہ نہیں)

ارشاد۔ صرف خاتمہ پر عمل کا اعتبار ہے یعنی موجودہ حالت کو دیکھ کر

کوئی قطعی حکم نہیں لگا سکتے معلوم نہیں انجام کیا ہو

ارشاد۔ صبر کرنا مصیبت پر بڑی عبادت ہے یعنی اس میں بھی عبادت کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے

(ض)

ارشاد۔ ضعیف بوڑھے اور بچّے کو اور عورت کو (جہاد میں) قتل نہ کرو۔

ارشاد۔ ضرور تم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جس میں دینار و درہم ہی نفع دے گا۔ یعنی بدون مال کے کام ہی نہ چلے گا۔

ارشاد۔ ضمان نہیں ہے امانت رکھنے والے پر یعنی اگر کوئی شخص کسی کی چیز امانت رکھ لے اور وہ اتفاقیہ بلا اس کی تقصیر کے ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔

(ط)

ارشاد۔ طواف بھی (اکثر احکام میں اور ثواب میں) نماز کے مانند ہے پس اس میں کلام بہت کم کیا کرو۔

ارشاد۔ طلب کرنا حلال کا جہاد کے مانند (فرض اور باعث ثواب) ہے

(ظ)

ارشاد۔ ظلم کرنے والے اور ان کے مددگار سب دوزخ میں جائیں گے

ارشاد۔ ظلم کرنا قیامت کے دن اندھیرے کا باعث ہوگا (نیک بندوں کے لئے پُل صراط پر نور ہوگا اور ظالم اندھیرے میں ٹھوکریں کھائیں گے

(ع)

ارشاد۔ عمامہ پہن کر نماز پڑھنے میں بے عمامہ سے ستّر درجہ زیادہ ثواب ہے۔

ارشاد۔ علم کا طلب کرنا (بقدر ضرورت) فرض ہے۔

ارشاد۔ علم کو روکنا (یعنی باوجود ضرورت کے بخل کرنا) جائز نہیں۔

ارشاد۔ عید الفطر کے بعد (شوال کے مہینے میں) جس نے چھ روزے رکھے اس نے گویا تمام سال روزے رکھے یعنی اسی قدر ثواب مل جائیگا

ارشاد۔ عورتوں میں جس کا مہر سب سے ہلکا ہو وہ سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

(غ)

ارشاد۔ غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ (کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔

(ف)

ارشاد۔ فاسق (بدکار) کی دعوت نہ قبول کرو۔

ارشاد۔ فقیروں پر دنیا میں احسان کرو قیامت میں ان کے لئے بڑی دولت اور مرتبہ ہوگا۔ وہاں تم پر احسان کریں گے۔

ارشاد۔ قناعت ایسا مال ہے جو کبھی تمام ہی نہیں ہوتا اور ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔

ارشاد۔ قبروں پر نہ لکھا کرو (کیونکہ حروف کی بے ادبی ہوتی ہے اور کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

ارشاد۔ قرض کی فکر کے برابر کوئی فکر نہیں ہے۔ اور آنکھ کے درد کے برابر کوئی درد نہیں ہے۔

ارشاد۔ قبر بھی آخرت کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔

ارشاد۔ قرآن کے اٹھانے والوں (یعنی حفاظ اور علماء) کی تعظیم کرو

ارشاد۔ قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ موت اور آخرت کو یاد دلاتی ہیں

(ک گ)

ارشاد۔ کھانا جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ کھاؤ یعنی اتنا تیز گرم نہ کھاؤ جس میں گرمی کی شدت ہو۔ اور ہاتھ منہ جلنے کا اندیشہ ہو۔

ارشاد۔ کھانا جب تک سامنے سے نہ اٹھالیا جاوے دسترخوان سے نہ اٹھو۔

ارشاد۔ کسی کے پاس سے جب کوئی چیز لو تو اس کو دکھلا لو۔ مثلاً کسی نے کہدیا کہ میرا صندوق کھول کر ایک روپیہ لے جاؤ۔ وہاں سے نکال کر اسے دکھلا لو اس میں بڑی مصلحت ہے۔ قربان ہو جاؤں اپنے نبیؐ کے کیسی کیسی اچھی تعلیم دی ہے۔

ارشاد۔ کھانا رکھا جاوے تو پہلے قوم کا سردار شروع کرے یا کھانے کا مالک یا جو شخص مجمع میں سب سے بہتر ہو۔

ارشاد۔ کسی قوم کا سردار اگر تمہارے پاس آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

ارشاد۔ کسی کے گھر مہمان ہو جاؤ تو بدون ان کی اجازت کے (نفل) روزہ نہ رکھو (شاید تمہارے روزہ سے ان کو دقت ہو)

ارشاد۔ گائے کے دودھ سے بھی علاج معالجہ کیا کرو۔

(ل)

ارشاد۔ لوگوں کو (وعظ و نصیحت کی یا حدیث نبویؐ کی) باتیں سناؤ تو ایسی نہ سناؤ جس سے وہ گھبرا جائیں۔ اور ان پر عمل کرنا دشوار ہو۔

ارشاد۔ بچّوں اور مجنونوں کو مسجد سے علیحدہ رکھو۔

ارشاد۔ لعنت کی جو خدا کی۔ قبروں پر جانے والی عورتوں کو۔

ارشاد۔ مسواک کرنے سے منہ صاف رہتا ہے اور خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(م)

ارشاد۔ مقروض شخص قبر میں قیدی کی طرح پڑا ہوا خدا تعالیٰ سے تنہائی کی فریاد کئے جاتا ہے یعنی جب تک قرض ادا نہ ہو جاوے یا قرض دینے والا معاف نہ کر دے کوئی ثواب اور صدقہ خیرات کا اثر اس کو نہیں پہنچتا۔

ارشاد۔ مہمان کے لئے (حد سے زیادہ) تکلّف نہ کرو۔

ارشاد۔ مسجد کے دروازہ پر پیشاب نہ کرو (ورنہ مسجد میں بدبو ہو جائیگی)

ارشاد۔ مرد عورتوں کی تابعداری کرنے لگیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔

ارشاد۔ مہمان کے ساتھ کھانا کھاؤ۔

ارشاد۔ موت کی آرزو نہ کرو (کیونکہ زندگی میں نیکوں کی نیکیاں بڑھتی ہیں اور بدکار کو توبہ نصیب ہونے کی امید ہے)

ارشاد۔ مریض کے سامنے بیٹھ کر مت کھاؤ۔

ارشاد۔ مسواک کئے ہوئے وضو سے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کی چالیس رکعتوں سے بہتر ہے۔

ارشاد۔ موت کو یاد کرنے میں صدقہ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد۔ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔

ارشاد۔ مرض دفعۃً آجاتا ہے اور تندرستی آہستہ آہستہ آتی ہے۔

ارشاد۔ مُردوں کو بُرا نہ کہا کرو۔

ارشاد۔ مظلوم کی بد دعا سے بچو یعنی ظلم اور ایسے کام نہ کرو جس سے کوئی مظلوم تمہارے لئے بد دعا کرے۔

ارشاد۔ مکّاری اور دھوکہ بازی کی سزا دوزخ ہے۔

ارشاد۔ مزدور کو مقرر کرو تو اس کی اُجرت بتلا دو تاکہ پھر جھگڑا نہ ہووے

(ن)

ارشاد۔ نابینا کو سلام نہ کرنا بڑی خیانت ہے یعنی یہ سمجھ کر کہ یہ تو نابینا ہے ہمارے پاس کو گذر جانے کی اس کو کیا خبر ہو گی۔

ارشاد۔ نماز سے بڑے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(و)

ارشاد۔ ولدالزنا اگر ماں باپ کی طرح بُرے عمل کرے تو یہ تینوں میں سب سے زیادہ بدتر ہے۔

ارشاد۔ وضو کرتے ہوئے (انگلیوں میں) اور کھانے کے بعد (دانتوں میں) خلال کرنے والوں پر خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔

ارشاد۔ ولدالزنا پر اس کے ماں باپ کا کچھ گناہ نہیں ہے۔

(ہ)

ارشاد۔ ہر شئے کے لئے ایک راستہ ہوتا ہے اور جنّت کا راستہ علم ہے

ارشاد۔ ہر شئے جو آنے والی ہے اس کو قریب سمجھو۔

ارشاد۔ ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

(ل)

ارشاد۔ لازم پکڑ خاموشی کو اس سے شیطان مغلوب ہوتا ہے۔

ارشاد۔ لازم کرو پانی سے طہارت کرنے کو یعنی ڈھیلے سے صاف کرنے کے بعد پانی سے دھوؤ۔

(ی)

ارشاد۔ یاد کرنا انبیاء کا داخلِ عبادت ہے۔

ارشاد۔ یاد کرنا قبر کا تم کو جنّت سے قریب کریگا۔

یہ تمام روایات معتبر کتبِ حدیث سے جمع کی گئی ہیں۔ بلکہ ہر حدیث کے بعد کتاب کا حوالہ اصل مسودہ میں موجود ہے۔ بوقت طبع تنگی کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا۔ وَلَعَلَّ هٰذِهٖ اٰخِرُ تَالِيْفًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ذُخْرًا لِّيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا دَامَ نُوْرُ الْقَمَرَيْنِ۔

مسافرِ آخرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ للہِ الّذی خلقَ الانسانَ فقدّرہٗ ثمّ السّبیلَ یسّرہٗ ثمّ اَماتہ فاَقبرہٗ، ثمّ اِذا شاءَ انشرہٗ. والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا مُحمّدِ نِ الذی عزّرُ واللہ وَوقّرہٗ وعلیٰ اصحابہ واٰلہٖ الذی اَذھبَ اللہ عنہ الرِّجسَ وطَھّرہٗ۔ ؕ

دنیا ایک چند روزہ سرائے ہے انسان اس میں ایک مسافر ہے زندگی میں اس کی مسافرت معلوم نہیں ہوتی لیکن جب وہ دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے تو اس کی یہ حالت بالکل آنکھوں سے نظر آجاتی ہے۔ وہ تمام علاقے چھوڑ کر تنہا سفر آخرت پر جانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اس کے عزیز رشتہ داروں کو چاہئے کہ اس سے وہ معاملہ کریں جو مسافر کو رخصت کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے اس کی صورت، شکل، لباس وغیرہ وغیرہ کو صاف ستھرا

پاکیزہ بنانا چاہیئے۔

جب اس کا آخری وقت ہو تو اس کو چت لٹا دو، شمال کی طرف سر اور جنوب کو پاؤں کر کے سر کو ذرا قبلہ کی طرف جھکا دو جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں، یا پاؤں قبلہ کیطرف کر دو اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر دو اس طرح بھی قبلہ رخ ہو جائے گا۔ اس کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے کلمہ پڑھو تاکہ اس کی بھی زبان سے کلمہ نکلے۔ اور اگر زبان سے نہ نکلے تو دل میں ضرور اثر ہوگا اس سے پکار پکار کر یوں نہ کہو کہ کلمہ پڑھ معلوم نہیں نزع کی حالت میں وہ کیا کہدے (اس مسئلہ کو اپنے رشتہ داروں اور عورتوں کو ضرور سنا دینا چاہیئے) جب ایک مرتبہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تو اب خاموش ہو رہیئے کلمہ پر خاتمہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔ البتہ اگر کلمہ پڑھنے کے بعد کچھ دنیا کی بات کی ہے تو پھر اس کو سنا سنا کر پڑھو جب پڑھ لے خاموش ہو جاؤ۔ اس کے سرہانے سورۂ یٰسین پڑھواؤ یا خود پڑھ دو۔ اس سے موت کی سختی میں تخفیف ہوگی، ایسے وقت میں مال جائداد وغیرہ کے انتظام اور اولاد کی پرورش کا حال اس سے نہ پوچھو۔ اس کا دل خدا کیطرف لگنے دو

جب روح نکل جائے تب اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دو۔ ٹھوڑی کے نیچے کو کپڑا لا کر سر پر لے جا کر باندھ دو کہ منہ کھلا نہ رہ جائے۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہہ کر بند کر دو پاؤں کے انگوٹھے ملا کر باندھ دو اور ایک چادر اڑھا دو غسل کی حاجت والا آدمی اور حیض نفاس والی عورت کو اس کے پاس نہ آنے دو اگر میسر ہو تو خوشبو جلا کر اس کے قریب رکھ دو۔ ابھی اس کے پاس بیٹھ کر قرآن نہ پڑھو غسل دیدیا جائے تب جائز ہے۔ کفن دفن کے سامان میں جلدی کرو اور ہمسایہ اور عزیز قریبوں کو اس کی موت کی خبر کر دو۔ بیری کے پتے ڈال کر گرم پانی تیار کر لو۔ نہلانے کے تختے کو تین یا پانچ یا سات بار عود یا لوبان وغیرہ کی دھونی دے کر میت کا سر شمال کیطرف کر کے لٹا دو اگر موقع نہ ہو اور کچھ مشکل ہو تو جس طرف چاہے لٹا دو اور ناف سے زانوں تک ایک کپڑا ڈال کر باقی بدن برہنہ کر دو۔ نہلانے والے کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور ناف سے زانوں تک جو کپڑا پڑا ہے اس کے نیچے ہاتھ دے کر پہلے اس کا استنجاء و طہارت کرا دے۔ اس کے بعد منہ، ہاتھ، پاؤں دھو کر اور سر کا مسح کر کے

معمولی قاعدہ سے پوری وضو کرا دو لیکن ناک اور منہ میں پانی نہ ڈالو بلکہ کپڑا یا روئی تر کر کے دانت منہ اور ناک کو صاف کر دو، لیکن اگر غسل کی ضرورت میں موت ہوئی ہے یا عورت حیض و نفاس کی حالت میں مری ہے تو منہ اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے پانی ڈال کر کپڑے سے اس کو نکال لو، وضو سے پہلے میت کے ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں، وضو ہو جائے تو اس کے ناک، منہ اور کان میں روئی لگا دو کہ غسل کا پانی نہ بھر جائے اگر سر کے بال اور داڑھی ہو تو خطمی کھلی یا صابون وغیرہ سے اسی طرح مل کر دھو ڈالو کہ صاف ہو جائیں لیکن بال اور ناخن بالکل نہ کاٹو اور نہ کنگھا کرو۔ پھر دائیں کروٹ کو ذرا اوپر اٹھا کر وہی بیری کے پتے ڈال کر گرم کیا ہوا پانی نیم گرم ڈالنا شروع کرو اور سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالو کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جاوے پھر اس کو دائیں کروٹ پر لٹا کر وہی گرم پانی بائیں کروٹ پر سر سے پیر تک تین دفعہ اس طرح ڈالو کہ نیچے تک پہنچ جاوے پھر اس کی کمر کیطرف سہارا لگا کر کسی قدر بٹھلانے کے قریب کر دو اور آہستہ آہستہ اس کا پیٹ اوپر سے

نیچے کیطرف مل دو اگر کچھ رطوبت ونجاست نکلے تو صرف اسی کو صاف کر کے دھو دو غسل اور وضو میں کچھ خلل نہیں آتا، اس کے بعد بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی تین بار خوب بہا دو کہ نیچے کیطرف بائیں کروٹ بھی تر ہو جائے پھر بدن کا پانی کپڑے سے خشک کر کے اس کو تختے سے اٹھا کر کفن پر رکھو اور ناک کان میں سے روئی نکال ڈالو اور عطر وغیرہ کوئی خوشبو اُس کے سر پر اور اگر داڑھی ہو تو اس پر بھی لگا دو کفن پر عطر نہ لگاؤ اور نہ کان میں عطر کا پھایا رکھو اور اس کی پیشانی اور اور دونوں ہتھیلیوں پر زانو اور پاؤں پر کافور مل دو۔

مرد کے کفن میں صرف تین کپڑے ہوتے ہیں۔ اول ایک بڑی چادر بچھا دو اور اس پر ازار و تہبند اتنا بڑا بچھا دو کہ سر سے لے کر پاؤں تک آجائے اس پر کرتا یعنی کفنی رکھو جو گردن سے پیر تک ہو اُس کرتے میں آستیں اور کلی نہیں ہوتی لیکن دونوں طرف سے سل دیا جائے تو بہتر ہے۔ پہلے کفنی پہنا دو پھر لٹا کر تہبند کو بائیں طرف سے لپیٹ دو پھر دائیں جانب کو لپیٹو یعنی دایاں کنارہ اوپر رہے۔ اور بایاں نیچے رہے پھر بڑی چادر کو بھی اسی ترکیب سے لپیٹ دو کہ بایاں پلّہ نیچے رہے

اور دایاں اوپر پھر کپڑے کی دھجی لے کر سر اور پاؤں کی جانب سے باندھ دو اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دو تاکہ ہوا سے اور ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے اور اگر عورت ہو تو اس کو پانچ کپڑے دو بڑی[1] چادر جس کو پوٹ کی چادر اور عربی میں لفافہ کہتے ہیں نیچے بچھا کر اس کے اوپر سینہ بند[2] بچھا دو اس پر ازار یعنی تہبند[3] جو سر سے پاؤں تک آجائے بچھا دو اس پر کرتا یعنی کفنی[4]۔ عورت کو کفن پر لا کر اوّل کفنی پہناؤ اور سر کے بالوں کو آدھے آدھے دونوں طرف کر کے کرتا کے اوپر سینہ پر ڈال دو پانچواں[5] کپڑا خمار یعنی سر بند سر اور بالوں پر ڈال دو اس کو باندھنا اور لپیٹنا نہیں چاہیئے یہ کپڑا دو ہاتھ لمبا اور ایک بالشت چوڑا ہونا چاہیئے اب ازار یعنی تہبند جو مرد کی طرح سر سے پاؤں تک ہونا چاہیئے اس پر لپیٹ دیا جائے اس طرح کے دایاں کنارہ اوپر اور بایاں نیچے رہے سر بند اس کے اندر آجائے گا اس کے اوپر سینہ بند باندھ دو اس ترکیب سے سینہ بند تہبند کے اوپر اور بڑی چادر کے اندر ہوگا۔ لیکن اگر اس کو کفنی کے اوپر تہبند سے پہلے باندھ دیا جائے تب بھی جائز ہے اور اگر تمام کپڑوں کے اوپر یعنی بڑی چادر سے بھی باہر اوپر باندھ دیں

تو بھی درست ہے سینہ بند دو ہاتھ چوڑا، تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے اور بڑی چادر لپیٹ کر تین جگہ سے باندھ دو (جنازہ کے اوپر جو چادر اڑھا دیتے ہیں یہ کفن میں داخل اور ضروری نہیں اگر یہ نہ ہو یا کوئی شخص اپنی چادر اس کے اوپر ڈال دے اور قبر پر جا کر اپنی چادر اتار لے تب بھی کچھ حرج نہیں عورت کے جنازہ پر بانس کی تیلیاں یا درخت کی ہری شاخ لگا کر چادر ڈال دینا چاہئے تاکہ پردہ رہے) اس طرح بنا سنوار کر اور ظاہری پاکی اور صفائی کر کے اس آخرت کے مسافر کو گھر سے رخصت کرو کسی کو منہ دکھلانا ہو تو دکھلا دو۔ اور چار آدمی اٹھا کر لے چلو۔ میدان میں اس کو آگے رکھ کر نہایت ہی عاجزی کیساتھ صف باندھ کر کھڑے ہو اور خدا کی جناب میں اس کی باطنی پاکی اور صفائی یعنی گناہوں کی مغفرت کے لئے سب دعا کرو اسی کو جنازہ کی نماز کہتے ہیں اس میں یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ جس کو ضرور یاد کر لینا چاہئے وہ دعا ذیل میں درج ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۔ اور اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہے تو یہ دعا پڑھے، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا، اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہے تو یہ دعا پڑھے، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔ اور کھڑے ہو کر چار دفعہ اللہ اکبر کہنا فرض ہے اگر دعا یاد نہ ہو تو بھی آداب کے ساتھ عاجزانہ صورت بنا کر کھڑا ہو جائے اور چار دفعہ اللہ اکبر کہدے (بعض دیہات میں جب کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ملتا تو مردہ کو بلا نماز کے دفن کر دیتے ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے ورنہ سب گنہگار ہوں گے بلکہ ایک شخص وضو کر کے جنازہ کو سامنے رکھ کر کھڑا ہو جائے اور صرف چار مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نماز پڑھ دے دعا وغیرہ کچھ نہ پڑھے فرض ادا ہو جائے گا۔ اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہئے) پھر وہاں سے اٹھا کر آخرت کی پہلی منزل کی طرف لے چلو جس کو گور کہتے ہیں اور جہاں اس کو قیامت تک رہنا ہے ذرا جلدی سے لے چلو لیکن دوڑانا اور کودنا نہ چاہئے۔ قبر پر لا کر رکھو اور آدمی کے سینہ تک یا

گردن تک گہری قبر بناؤ۔ اگر بغلی لحد بن سکے تو بہتر ہے دو تین آدمی قبر میں اتر کر آہستہ سے اس کو اٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، کہہ کر قبر میں زمین پر لٹا دو، کوئی کپڑا یا بوریا نہ بچھاؤ اور ذرا سی مٹی یا ڈھیلے کا سہارا لگا کر قبلہ کیطرف رُخ کر دو۔ اور دو تین جگہ جو کھلنے کے خوف سے کفن پر گرہ لگا دی تھی اس کو کھول دو اور کچی اینٹیں یا ڈھیلے یا بانس رکھ کر لحد کو پاٹ کے بند کر دو اور درخت کے پتے وغیرہ ڈال کر ایسی طرح مٹی لگا دو کہ اندر نہ جائے اس کے بعد دونوں ہاتھ بھر کر مٹی ڈالنا شروع کرو، پہلی دفعہ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ دوسری دفعہ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ اور تیسری دفعہ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی، پڑھتے ہوئے مٹی ڈالو پھر قبر مٹی سے بھر کر زمین سے ڈیڑھ بالشت اونچی کر کے ڈھلواں بنا دو اگر پانی بھی چھڑک دو تو بہتر ہے پھر ذرا سی دیر ٹھیر کر اس کی مغفرت اور منکر نکیر کے جواب میں پورا اترنے اور ثابت قدم رہنے کی دعا کر کے خدا کے سپرد کر کے چلے آؤ اور سمجھو کہ ایک مسافر تھا جو اپنے وطن اصلی کو روانہ ہو گیا اسی طرح ہم کو بھی ایک روز دنیا چھوڑ کر وہیں جانا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ؕ

مسائل:۔ اگر زوجہ مرجائے تو شوہر کو اس کا چہرہ دیکھنا جائز ہے کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا اور جنازہ اٹھانا بھی بلاشبہ جائز ہے، زوجہ اپنے شوہر کا چہرہ بھی دیکھ سکتی ہے اور غسل بھی دے سکتی ہے۔ مرد کو اگر دو ہی کپڑے یعنی صرف تہبند اور چادر یا کفنی اور چادر دی جائے تب بھی کافی ہے۔ اسی طرح اگر عورت کو تین ہی کپڑے یعنی تہبند، چادر اور سر بند میں کفنا دیں تو درست ہے لیکن بلا ضرورت مرد کو تین سے اور عورت کو پانچ سے کم نہ دینا چاہیئے اور اگر کپڑا میسر نہو تو لاچاری و مجبوری میں جو مل جائے وہی جائز ہے۔ میت کے بدن اور کفن پر سیاہی یا کافور سے کچھ لکھنا یا کوئی چیز لکھ کر قبر میں یا کفن میں رکھنا نہیں چاہیئے میت کے سر پر عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اگر ایک یا دو کپڑے میں بھی کفنا دیں تو جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پورا کفن ہو۔ لڑکا جو بالغ ہونے کے قریب ہو اس کو بھی پورے تین کپڑے دیئے جائیں اسی طرح قریب بلوغ لڑکی کو بھی پورے پانچ کپڑے دینے چاہیئں۔ جو بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا اس کو غسل کفن دے کر نماز پڑھ کر دفن کرو اور نام بھی رکھ دو۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو غسل دے کر ایک

کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو نماز نہ پڑھو مگر کچھ نام رکھدو اور اگر حمل گر گیا اور ہاتھ، پاؤں، ناک، کان وغیرہ کا کچھ نشان نہیں بنا تو اس کو غسل بھی نہ دو کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں گاڑ دو۔ کفن دفن کا یہ مسنون طریقہ اور تمام مسائل، حدیث اور فقہ کی معتبر کتابوں صحاح ستّہ اور شامی، ہدایہ اور در مختار وغیرہ میں موجود ہیں کسی مسئلہ میں شک نہ لانا چاہئے۔

فقیر سیّد اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی

ملنے کا پتہ

مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب

مرکز احیاء سنت مسجد بلال بھائلہ روڈ دیوبند

ضلع سہارنپور، یوپی، انڈیا

فون 23554 23551 کوڈ 01336

ADDRESS

MOLANA SYED JALIL HUSSAIN MIAN SAHAB

MARKAZ- AHYAAI SUNNAT

MASJID BILAL BHAILA ROAD DEOBAND

DISTT. SAHARANPUR, U.P. (INDIA)

Input

Scanner: Panasonic KX-MB2010SX [Options...]

Sides: Both Sides

Color Mode: Autodetect

Resolution: 300 DPI

Paper Size: Custom

Width: 140 mm Height: 211 mm

☑ Prompt for scanning more pages

Output

◉ New PDF Document

☐ Multiple files [More Options...]

○ Append to existing file or portfolio

Select: C:\Users\Salman\Desktop\covergulza [Browse]

Document Settings

☑ Optimize Scanned PDF

Small Size High Quality [Options...]

☐ Make Searchable (Run OCR) [Options...]

☐ Make PDF/A-1b compliant ☐ Add Metadata

[Help] [Defaults] [Scan] [Cancel]